مقبول ترین قومی ایوارڈ یافتہ کثیر الاشاعت میگزین
ماہنامہ
آبِ حیات
لاہور
مسلسل اشاعت کا 20 واں سال
ستمبر 2020 محرم الحرام 1442ھ
مدیرِ اعلیٰ
شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب حفظہ اللہ
مہتمم جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور
خانۂ خدا میں رقص و سرود
قرآن و حدیث پڑھانے پر اعتراض
اسرائیل متحدہ عرب امارات کا حقیر معاہدہ
اسرائیل متحدہ عرب امارات کا اتحاد
مولانا فضل الرحمن اور اسرائیل
انڈیا میں رسول اللہ ﷺ کی گستاخی
تحفظِ بنیادِ اسلام قانون پر اعتراضات
فرانس میں مسجد سوزی
عوام کی خوشحالی
آزادی اور غلامی میں فرق
ریاستِ مدینہ اور شراب کا لائسنس
اِدارہ آبِ حیات ٹرسٹ لاہور
غوث گارڈن 2 جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ
رابطہ نمبرز 0300-9458876

حکومت پاکستان کی وزارت اطلاعات سے باقاعدہ منظور شدہ

ماہنامہ آبِ حیات لاہور

جلد ⑳ شمارہ ⑨ ستمبر ۲۰۲۰

زیرِ نگرانی

حضرت مولانا قاری عبدالسلام حدوٹی عباسی

مہتمم دار القرآن جامعہ علیوٹ مری

مدیرِ اعلیٰ

مولانا محمود الرشید حدوٹی عباسی

خلیفہ مجاز

پیر طریقت عاشق وقت حضرت اقدس
شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ 350 روپے

ملنے کا پتہ
اِدارہ آبِ حیات ٹرسٹ
غوث گارڈن 2 جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ
0300-0321-9458876
Mahmoodhadoti@gmail.com

ماہنامہ آب حیات لاہور (ستمبر ۲۰۲۰ء)

خانہ خدا میں رقص و سرود (اداریہ)	محمود الرشید حدوٹی	۳
انڈیا میں رسول اللہ کی گستاخی (۵) اداراتی شذرہ	مدینہ میں جرمانے	۶
فرانس: مسجد سوزی اداراتی شذرہ	محمود الرشید حدوٹی	۸
قرآن و حدیث پڑھانے پر اعتراض	انصار عباسی	۹
یہود سے توقعات (یہودی بدمعاشیوں کا منظر)	ابتسام الٰہی ظہیر	۱۲
اسرائیل متحدہ عرب امارات کا حقیر معاہدہ	نوید مسعود ہاشمی	۱۸
مولانا فضل الرحمان اور اسرائیل (عمدہ انتخاب)	سید سلمان گیلانی	۲۲
اسرائیل اور متحدہ عرب امارات کا اتحاد	اوریا مقبول جان	۲۵
اصول حکمرانی (ایک لاجواب و دلفریب تحریر)	سید ارشاد عارف	۳۱
واہ عمر فاروق کی کیا شان ہے، خوبصورت تحریر	مفتی محسن حیات حدوٹی	۳۵
عوام کی خوشحالی (حکمرانوں کے لیے نسخہ کیمیاء)	ڈاکٹر عبدالقدیر خان	۳۶
تحفظ بنیاد اسلام قانون پر اعتراضات	ضیاء الرحمان ضیاء	۴۰
آزادی اور غلامی میں فرق (حامد میر) (۴۴)	متن قرآن کے خلاف	سازش
ریاست مدینہ اور شراب کا لائسنس	خطاط عبدالرشید قمر	۴۸
اسلام میں تفریح کا تصور (کھیل کود کی حیثیت	مولانا محمد اشفاق قصوری	۵۶

صوتی پیغامات: مولانا محمد حنیف جالندھری اور مولانا محمد زکریا عزیز صاحبات، ۶۵، ۶۴

محمودُ الرشید حدوٹی عباسی

خانہ خدا میں رقص وسرود

کیا غضب ہے کہ اب اللہ کے گھروں کو بھی اپنے افکار وخیالات کی پلیدی کے لیے استعمال کیا جانے لگا ہے، گلوکار سعید اور صبا نامی ایک ڈانسر عورت نے تاریخی مسجد وزیر خان میں اپنے خیالات وافکار کی ترویج کے لیے استعمال کیا، جس سے مسلم امہ کے جذبات ایمانی کو سخت ٹھیس پہنچی، برٹش براڈکاسٹنگ کے مطابق 'قبول ہے' نامی اس گانے کو بلال سعید نے گایا ہے جبکہ صبا قمر اس میں بطور اداکارہ اور ڈائریکٹر کام کر رہی تھیں، اس گانے کے ریلیز ہونے سے قبل دونوں کو سوشل میڈیا پر مذہبی حلقوں کی جانب سے تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا، جبکہ بعض لوگوں نے ان کی حمایت بھی کی تھی، گلوگار بلال سعید کا کہنا تھا کہ فلم بندی کے وقت مسجد کی انتظامیہ بھی موجود تھی۔

یہ دل دہلا دینے والا منظر ۱۲ اگست ۲۰۲۰ کو دیکھا گیا، جس میں مذکور گلوکار اور مذکورہ لڑکی مختلف روپ بہروپ میں فلمی مناظر دکھا رہے اور بنا رہے ہیں، تصاویر کی حد تک سوشل میڈیا پر یہ تمام مناظر دیکھے جا سکتے ہیں۔

سوشل میڈیا پر وائرل اس ویڈیو میں صبا قمر کو لاہور کی تاریخی وزیر خان مسجد

میں گلوکار بلال سعید کے ساتھ رقص کا ایک سٹیپ لیتے دیکھا جا سکتا تھا، سوشل میڈیا صارفین کے شدید ردِ عمل کے نتیجے میں صبا قمر اور بلال سعید نے معافی مانگی۔

معافی میں کہا گیا کہ 'پردے کے پیچھے عکس بندی کی جو ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل کی گئی وہ صرف 'قبول ہے' کے پوسٹر بنانے کے لیے محض ایک کلک تھا جس کا مقصد نکاح کے بعد شادی شدہ جوڑے کی خوشی دکھانا تھا، کسی کو تکلیف دینا یا ناراض کرنا یا کسی مقدس مقام کی بے حرمتی کرنا میرے لیے اتنا ہی ناقابل فہم اور ناقابل قبول ہے جتنا کسی بھی اچھے انسان کے لیے، لیکن اس کے باوجود اگر ہم نے انجانے میں کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے تو ہم تہہِ دل سے آپ سے معافی مانگتے ہیں۔

ان دونوں کے خلاف ایف آئی آر جمعرات ۱۳اگست کو صوبہ پنجاب کے صوبائی دارالحکومت کے اکبری گیٹ تھانے میں وکیل فرحت منظور کی شکایت پر درج کی گئی ہے، تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ کے تحت کاٹی گئی اس ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ ملزمان نے 'مسجد کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے مسجد کے اندر ڈانس/گانا عکس بند کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچائی۔

یہ کام تو اللہ تعالیٰ کا ہے کہ وہ کس کو معاف کرتا ہے اور کسے سزا دیتا ہے مگر وقت کے حکمرانوں کی یہ ذمہ داری اور فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے فرائض کو پہچانیں، اس طرح کی جرأت کرنے والوں کو سزا دی جائے تاکہ آئندہ کوئی اس طرح کی حرکت نہ کرے، ان کو عبرت ناک سزا سے دوچار کیا جانا چاہیے، ساتھ ہی ساتھ مسجد وزیر خان کی انتظامیہ کو بھی تادیبی کارروائی سے دوچار کرنا ضروری ہے جن کی ایماء اور اجازت کے بغیر یہاں شوٹنگ، عکس بندی اور رقص و سرود نہیں ہو سکتا۔

انڈیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی

دنیا بھر کے شیطان صفت لوگ کرہ ارضی کے امن کو تہہ و بالا کرنے پر کمر بستہ ہیں، گزشتہ ماہ اگست کے اوائل میں انڈین پارلیمنٹیرین کے ایک شیطان صفت رشتہ دار نے فیس بک پر پیغمبر آخر الزمان، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گساخی کا ارتکاب کیا، جس پر دنیا بھر میں بسنے والے مسلمانوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی، جب کہ ہندوستان میں بسنے والے ہزاروں مسلمانوں نے انڈیا میں ہونے والی اس گستاخی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔

کویت سے شائع ہونے والے ماہ نامہ المجتمع نے بھارتی پریس کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ حزب اختلاف کی انڈین نیشنل کانگریس پارٹی کے پارلیمنٹیرین کے ایک رشتہ دار، سرینواس مورتی نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرتے ہوئے، سماجی رابطوں کے پلیٹ فارم "فیس بک" پر ایک اشتعال انگیز پوسٹ شائع کی، اس پوسٹ کی اشاعت کے بعد صدائے احتجاج بلند کرنے کے لیے ہزاروں مسلمان ملک کے جنوب میں واقع بنگلور شہر میں سڑکوں پر نکلے، جبکہ دیگر بہت سے مسلمان احتجاجی اس پارلیمنٹیرین کے گھر کے سامنے جمع ہو گئے۔ (المجتمع کویت)

مظاہرین نے سیکیورٹی فورسز سے مطالبہ کیا کہ وہ پیغمبر اسلام کی توہین کرنے والے پارلیمنٹیرین کے رشتہ دار کو گرفتار کریں۔ مظاہرین کی طرف سے پولیس کی کاریں نذر آتش کرنے پر بھارتی سیکیورٹی نے ان پر ربڑ کی گولیوں اور آنسو گیس کے دستی بموں سے فائرنگ کی۔ اس احتجاج میں ۱۳ افراد جام شہادت نوش جاں

کر گئے جب کہ ۶۰ افراد کے زخمی ہوئے، ۱۱۰ افراد گرفتار کر لیے گئے، جب اس احتجاج کے نتیجہ میں گستاخی کرنے والے پارلیمنٹیرین کے رشتہ دار کو بھی پولیس نے حراست میں لے لیا۔

ہم انڈین مسلمانوں کے جذبہ حریت وایمانی کو دل کی گہرائیوں سے سلام پیش کرتے ہیں جو ہندوستان میں رہ کر اپنے ایمانی اور ایقانی جذبات کا وقفہ وقفہ سے اظہار کرتے رہتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اَقدس میں گستاخی کرنے والوں کے خلاف دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات یکساں ہیں، ہم کسی گستاخِ رسول کی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے، جہاں اور جس جگہ پہ کوئی ہرزہ سرائی اور جسارت کرے گا ہم اِیمانی جذبات سے اس کا مقابلہ کریں گے، میں تمام مسلمانوں سے یہی عرض کروں گا کہ وہ خواجہ یثرب کی عزت اور ناموس پر کہیں بھی اور کسی بھی موقع پر کوئی سودا بازی نہ کریں، گستاخ رسول کی گردن ناپنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہنے سے ہی ان گستاخوں کی طول وطویل زبانوں کو لگام دی جا سکے گی۔

مدینہ شریف میں جرمانے

سعودی عرب کے مقدس شہر مدینہ منورہ کی میونسپلٹی اور بلدیاتی کونسلوں نے ایک ہفتے کے دوران ریسٹورانوں، تجارتی مراکز اور کھانے پینے کی اشیا فروخت کرنے والے اداروں پر ۲۰۷۱ چھاپے مارے ہیں، سعودی ذرائع ابلاغ کے مطابق چھاپہ مہم کے دوران مدینہ منورہ کی میونسپلٹی کا کہنا ہے کہ ۱۷۵۸ کلو گرام غذائی اشیا ضبط کر کے تلف کرائی گئی ہیں، علاوہ ازیں ریسٹورانوں اور تجارتی مراکز سے کھانے پینے کی اشیا

کے ۳۹۶ نمونے لے کر میونسپلٹی کی لیبارٹریوں میں معائنے کے لیے بھیج دیے گئے ہیں، میونسپلٹی نے بتایا کہ ماحولیاتی صحت کی ٹیموں نے ۴۳۲ فیلڈ دورے کیے، ٹیموں کے اہلکاروں نے ۱۱۹۶۶ گھریلو کچرا صاف کرایا اور مدینہ منورہ کے مختلف محلوں میں پڑا ہوا ۴۲۱۸۷ مکعب میٹر ملبہ ہٹوایا ہے۔

مدینہ منورہ میونسپلٹی نے لوگوں سے کہا ہے کہ وہ شہر کو صاف ستھرا رکھنے، مقامی شہریوں اور مقیم غیر ملکیوں کو کھانے پینے کی ناقابل استعمال اشیا کے مضر اثرات سے بچانے کی مہم میں تعاون کریں، کہیں بھی کسی بھی غلط سرگرمی کا مشاہدہ کریں تو پہلی فرصت میں ۹۴۰ پر شکایات سینٹر یا بلدی ایپ ۹۴۰ پر رابطہ کر کے اطلاع دیں۔

ہمارے لیے یہ بات کسی خوشگوار حیرت سے کم نہیں کہ سعودی عرب جیسی سرزمین پھر مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں ہمارے آقا و مولا، ہمارے راہبر و راہنما، ہمارے ھادی و ماویٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما رہے ہیں وہاں لوگ اس طرح کے ستم ڈھائیں کہ سرکار کو ان پر بھاری جرمانے کرنے پڑیں، یہی وہ پاک دیس ہے جہاں سے دنیا کو روشنی ملی، یہیں سے دنیا کی تاریکی کافور ہوئی، یہیں سے رشد و ہدایت کی شعاعیں دنیا میں پھیلیں، یہیں سے ملاوٹ کرنے والوں سے لاتعلقی کا اعلان عام کیا گیا، یہاں اگر اس طرح کے لوگ پنپتے اور لوگوں کو مضرت رساں اشیاء بیچتے رہیں گے تو پھر دنیا کے باقی ملکوں اور شہروں کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔

ہمارے ہاں فوڈ اتھارٹی قائم ہو چکی ہے، جو روز بروز پھیل رہی ہے، پنجاب جیسے پاکستان کے بڑے صوبے میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی سریع الحرکت ٹیمیں اپنے فرائض بہت احسن انداز میں انجام دے رہی ہیں، پنجاب فوڈ اتھارٹی کی چابکدستی اور خوردبینی کے باعث ہی یہاں ملاوٹ اور مضرت رساں اشیاء پر قابو پایا گیا ہے۔

مسجد سوزی

اسلام دشمن اور شریر عناصر اپنے طور پر کوئی لمحہ خطاء نہیں جانے دیتے جس میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کا اظہار نہ کریں، مسلمانوں کے مفادات کو نقصان پہنچاتے ہیں، اسلامی شعائر کی تضحیک کرتے ہیں، مسلمانوں کے عبادت خانوں کو بغض و دشمنی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

گزشتہ ماہ اگست کے اوائل میں نامعلوم افراد نے فرانس کے جنوبی شہر لیون کی جامع مسجد السلام میں گھس کر اس میں آگ لگا دی، یہ آگ رات کی تاریکی میں لگائی گئی جب لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے اپنے گھروں میں جا چکے تھے، اس شر انگیز حرکت کے باعث مسجد کے دروازوں کو شدید نقصان پہنچا۔

شر پسند، اسلام دشمن عناصر کی اس شیطانی حرکت کے بعد فرانسیسی وزیر داخلہ جیرالڈ ڈارمینن نے ٹوئیٹر پر گھونگلوں سے مٹی جھاڑتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے حملے اسلام، یہودیت اور مسیحیت کے خلاف نفرت پھیلانے کے لیے کیے جاتے ہیں۔

وزیر داخلہ نے ان حملوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے، دوسری طرف مسجد السلام کے امام کمال قطبانہ نے کہا کہ مسجد السلام کو آگ لگانے والے قانون کی دسترس سے تاحال باہر ہیں، ابھی تک انہیں گرفتار نہیں کیا گیا، یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جولائی کے اواخر میں فرانس کے جنوبی شہر ہی کی ایک اور مسجد عمر کو بھی اس طرح کا واقعہ پیش آ چکا ہے، اسے بھی جلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ (ماہنامہ المجتمع) ہم اس شر انگیز حرکت کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ (۱۷ اگست ۲۰۲۰ء بوقت عشاء)

قرآن وحدیث پڑھانے پر اعتراض

انصار عباسی

ایک قومی نصابِ تعلیم کے نظام پر جب موجودہ حکومت نے کام شروع کیا تو ایک میٹنگ کے دوران وزیر اعظم عمران خان کو Presentation دی گئی جس میں کہا گیا کہ قومی نصاب کی بنیاد آئینِ پاکستان ہو گی جس پر وزیر اعظم عمران خان نے پریزنٹیشن دینے والے کو فوراً ٹوکا اور کہا کہ قومی نصابِ تعلیم کی بنیاد قرآن و سنت ہو گی۔

وزارتِ تعلیم کا قلم دان شفقت محمود کو سونپا گیا تو بہت سے لوگوں کے دل و دماغ میں سوال پیدا ہوا کہ ایک شخص جو ساری زندگی سیکولر رہا اور سیکولرازم کی پرچار کرتا رہا اُس سے کیسے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ایک ایسے قومی نصاب کے لیے کام کرے گا جس کی بنیاد قرآن و سنت ہو گی۔

حال ہی میں ایک سرکاری میٹنگ کے دوران ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ تعلیمی نصاب میں اسلام کو بہت زیادہ شامل کر دیا گیا ہے جس پر وہاں موجود شفقت محمود نے کہا کہ اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک میں جہاں مسلمانوں کی واضح اکثریت ہے وہاں مسلمان طلبا و طالبات کو اسلام نہیں پڑھایا جائے گا تو کیا کوئی دوسرا مذہب پڑھایا جائے گا؟ حال ہی میں ایک انگریزی اخبار میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں

کی طرف سے متفقہ طور پر مرتب کیے جانے والے تعلیمی نصاب کے خلاف ایک مضمون شائع ہوا جس میں اس بات پر تنقید کی گئی کہ نصاب میں اسلام کو کیوں زیادہ شامل کیا گیا ہے۔

مضمون لکھنے والا اپنے اسلام مخالف نظریات کی وجہ سے مشہور ہے، اس مضمون کے متعلق میری شفقت محمود سے بات ہوئی تو اُن کا کہنا تھا کہ پاکستان میں ایک طبقہ ہے جس کی تعداد بہت کم ہے لیکن جب بھی اسلام کا نام آتا ہے تو وہ چڑ جاتا ہے۔

تحریک انصاف کی حکومت میں شامل چند آزاد خیال وزیر مشیر اگرچہ وزیر اعظم عمران خان کا تو اس مسئلہ میں سامنا نہیں کر سکتے لیکن وہ شفقت محمود کو طعنے ضرور دیتے ہیں کہ تم تو سیکولر تھے، تم کیسے ایسا نصاب بنا سکتے ہو جس کی بنیاد قرآن و سنت ہو۔

یاد رہے کہ تنقید کرنے والوں کو ماسوائے اسلامیات کے کسی دوسرے مضمون کے نصاب پر اعتراض نہیں۔ اعتراض کیا جا رہا ہے کہ مسلمان طلبا و طالبات کو قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھانا کیوں لازم کیا گیا ہے، اعتراض کیا جا رہا ہے کہ احادیث کو پڑھنا کیوں لازم کیا جا رہا ہے۔ سب سے پہلے اعتراض اٹھانے والے کا کہنا تھا کہ تحریک انصاف کی حکومت جس طرح قومی نصاب کو اسلامی کر رہی ہے وہ تو ضیاء الحق دور سے بھی زیادہ ہے۔ اس اعتراض اٹھانے والے نام نہاد فلاسفر کی اپنی حقیقت کیا ہے، وہ اقبال احمد کی زندگی پر لکھی کتاب "Eqbal Ahmad" میں پڑھی جا سکتی ہے۔

جب اقبال احمد بہت بیمار تھے تو اُن کے پاس قرآن پاک کی تلاوت کی جانے لگی تو وہاں موجود اس نام نہاد فلاسفر نے اقبال احمد کو کہا کہ تلاوتِ کلام پاک کو روکو جس پر

اقبال احمد نے جواب میں اُس سے کہا ''میں ایک مسلمان ہوں''۔

مجھے تعلیمی نظام کے تکنیکی معاملات کا تو علم نہیں لیکن اسلام سے متعلق جو کچھ نصاب میں شامل کیا جا رہا ہے وہ ایک ایسا تاریخی قدم ہے جو ہمیں اچھا مسلمان اور اچھا انسان بنانے کی بنیاد ہو گا۔ ان شاءاللہ۔

کوئی جج بنے، جرنیل بنے، سیاستدان، صحافی، سائنسدان، بزنس مین، وزیر مشیر یا کچھ اور، جب اسلام پڑھا ہو گا تو اپنے معاملات، فیصلوں، معاشرتی رویوں میں اُن احکامات، اصولوں اور ہدایات کا خیال رکھے گا جس کی تعلیم اسلام دیتا ہے تا کہ ہم اچھے مسلمان اور بہتر انسان بنیں۔ ایک ایسا معاشرہ قائم کر سکیں جو ناانصافی، بے ایمانی، ظلم و زیادتی کے خلاف ہو، جہاں جھوٹ، فراڈ، دھوکہ دہی سے نفرت کی جائے، رشتہ داروں، عزیز و اقارب، ہمسایوں، بچوں، خواتین، اقلیتوں سے حسنِ سلوک روا رکھا جائے، ہمارے تعلیمی نظام میں تربیت کی کمی کی وجہ سے معاشرہ میں بہت بگاڑ آ گئے ہیں۔ اِن بگاڑ اور خرابیوں کو دور کرنے کے لیے اسلامی اصولوں کے مطابق اور اسلامی رول ماڈلز کو سامنے رکھ کر اس معاشرہ کی از سر نو تعمیر کی ضرورت ہے جس کے لیے قرآن و حدیث سے رہنمائی لینا لازم ہے۔

قرآن پاک کو لازم پڑھانے کے بارے میں قانون (ن) لیگ کی گزشتہ حکومت کے دور میں پاس کیا گیا، نئے تعلیمی نصاب کے متعلق وفاق اور صوبوں کے درمیان مکمل اتفاق بھی ہے۔

گویا یہ تمام سیاسی جماعتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اُس مخصوص سیکولر طبقہ کی سازشوں کو ناکام بنائیں جن کا اصل اعتراض یہ ہے کہ قرآن و حدیث کو کیوں نصاب میں لازم کیا جا رہا ہے۔ ☼

اسرائیل کو تسلیم کرنا اور

یہود سے توقعات

ابتسام الٰہی ظہیر

اسرائیل ایک عرصے سے اپنی غیر قانونی شناخت کو قانونی حیثیت دلانے کے لیے مختلف طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے، ماضی میں فلسطین اور حال میں غزہ کی پٹی پر رہنے والے مسلمان یہودیوں کے ظلم و ستم کا تواتر سے نشانہ بنے ہوئے ہیں، تاریخِ عالم اس بات پر شاہد ہے کہ یہود کا مسجد اقصیٰ اور اس کے گردونواح پر قبضہ قانونی، سیاسی اور اخلاقی اعتبار سے ناجائز ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک طرف تو یہودی اپنے اس ناجائز قبضے کو برقرار رکھنے کے لیے ہر قسم کے ظالمانہ ہتھکنڈوں کو استعمال کرتے اور دنیا بھر میں پرامن احتجاج اور سفارتی محاذ پر مسلمانوں کی کوششوں کو کلی طور نظر انداز کرتے ہیں تو دوسری طرف یہودیوں کی خواہش ہے کہ ان کی ناجائز ریاست اسرائیل کو آئینی طور پر تسلیم کر لیا جائے، یہودیوں کی اس ناجائز ریاست کو نہ تو ماضی میں مشرق وسطیٰ کے نمایاں ممالک نے تسلیم کیا اور نہ ہی پاکستان نے۔

درحقیقت اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کے نتائج انتہائی مثبت ہیں اور ہم ان فاصلوں کی وجہ سے یہود کے فتنے سے بچے ہوئے ہیں، یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ تجارتی، ابلاغی اور سفارتی سطح پر یہودی نہایت فعال ہیں، اگر ان کے ساتھ اُمت مسلمہ

کے سفارتی تعلقات استوار ہو گئے تو ہمارے ان ممالک میں یہودی اپنی معاشی سر گرمیوں کے سبب اپنی تہذیب و ثقافت سمیت بڑی تیزی سے داخل ہو جائیں گے

برصغیر کی تاریخ میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو کردار ادا کیا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، چند انگریز تاجروں نے بتدریج اپنے اقتصادی اور سیاسی اثر و رسوخ کو بڑھاتے ہوئے بالآخر پورے برصغیر پر قبضہ کر لیا، اللہ نہ کرے یہود کے ساتھ سفارتی تعلق کا نتیجہ بھی کچھ اسی نوعیت کا نکل سکتا ہے۔

عصرِ حاضر میں مسلمان سیاسی، مذہبی، ثقافتی اور تہذیبی سطح پر جس پسماندگی کا شکار ہیں اس کے ساتھ یہود کے فتنے کا مقابلہ کرنا کچھ آسان نہیں، یہ غنیمت ہے کہ سفارتی تعلقات کے نہ ہونے کے سبب ہم یہود کی فتنہ انگیزیوں اور ریشہ دوانیوں سے بچے ہوئے ہیں۔

کچھ عرصہ پیشتر پاکستان میں بھی اسرائیل کو منظور کرنے کے حوالے سے فتنے نے سر اُٹھایا اور پارلیمان میں باقاعدہ طور پر حکمران جماعت (تحریک انصاف) کی رکنِ اسمبلی نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حق میں دلائل بھی دیئے تھے، اسلام پسند اور محب وطن عناصر نے اس تقریر کا بھرپور طور پر احتساب کیا، نتیجہ یہ نکلا کہ اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرنے کی بحث رفتہ رفتہ ٹھنڈی پڑتی چلی گئی۔

اب ایک مرتبہ پھر یہ افسوس ناک خبر سننے کو ملی ہے کہ متحدہ عرب امارات نے اسرائیل کے وجود کو تسلیم کر لیا ہے، یہ خبر اُمتِ مسلمہ کے لیے بہت بڑے دھچکے کا سبب اور اسلام دشمن عناصر کے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔

یہودیوں کی بداعتقادی اور فتنہ انگیزی کی ایک لمبی تاریخ ہے، جس کو کسی بھی طور پر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور اس کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ کچھ اسی قسم کا ہو گا

"جس طرح بلی کو دیکھ کر کبوتر اپنی آنکھیں بند کر لے۔

یہود کہنے کو تو ایک مذہبی گروہ ہے، لیکن ان کے معتقدات میں پروردگارِ عالم، فرشتوں اور انبیائے سابقہ کی بے ادبی اور گستاخی بکثرت پائی جاتی ہے، بعض بے خبر لوگ یہودیوں کو ایک توحید پرست گروہ سمجھتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہودی مسیحیوں کی مانند حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا گردانتے ہیں، یہود کا یہ بھی عقیدہ اور نقطۂ نظر ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بیٹے اور محبوب ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا۔

اس حقیقت کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۱۸ میں کچھ یوں فرمایا ہے: "اور کہا یہود ونصاریٰ نے ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اس کے پیارے ہیں (ان سے) کہیں تو (پھر) کیوں وہ عذاب دیتا ہے تمہیں تمہارے گناہوں کے بدلے، بلکہ تم انسان ہو اِن میں سے جو اس نے پیدا کیے ہیں وہ معاف کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور وہ عذاب دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ ہی کے لیے بادشاہی ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور جو اِن دونوں کے درمیان ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے“۔

اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانوں وزمین میں ہر ایک کو رزق دینے والے اور زمین وآسمان کے تمام خزانوں کے مالک ہیں جب کہ یہود اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں یہ نقطہ نظر رکھتے ہیں کہ معاذ اللہ اللہ کے ہاتھ تنگ ہو چکے ہیں، اس حقیقت کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۶۴ میں کچھ یوں فرمایا ہے: "اور یہودیوں نے کہا اللہ کا ہاتھ تنگ ہے (حالانکہ) تنگ تو ان کے (اپنے) ہاتھ ہیں اور لعنت کی گئی اُن پر اس وجہ سے جو انہوں نے کہا بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں وہ خرچ کرتا ہے جس طرح وہ چاہتا ہے“۔

جب ہم یہودی لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں انبیاء علیہم السلام کی بھی صریح گستاخی پائی جاتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت مدینہ طیبہ ہجرت کر کے گئے تو یہودیوں کے قبائل نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے منتظر تھے، لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق آلِ اسحٰق کی بجائے آلِ اسماعیل کے ساتھ ہے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا انکار کر کے نہ صرف یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلا سبب تکذیب کی بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ بھی عداوت، دشمنی اور بغض کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔

اس حقیقت کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۹۷، ۹۸ میں یوں فرمایا ہے: "کہہ دیجئے جو دشمن ہے جبرئیل کا (تو یہ اس کی بیوقوفی ہے) پس بے شک اس نے (تو) اُسے اتارا ہے تیرے دل پر اللہ کے حکم سے تصدیق کرنے والا ہے اس کی جو اس سے پہلے (کتابیں گزری) ہیں اور ہدایت ہے اور خوشخبری ہے مومنوں کے لیے، جو ہے دشمن اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا تو بے شک اللہ (بھی) دشمن ہے کافروں کا"۔

جس وقت یہود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلا سبب تکذیب کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر اس وحی کا نزول فرمایا کہ یہود پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت سے انعامات کیے لیکن اس کے باوجود انہوں نے تواتر سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آنے والی نعمتوں کو جھٹلایا اور اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایسے سوالات کرتے رہے جو کسی بھی طور پر تابعدار اُمت کے کردار کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتے تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی اسرائیل پر بادلوں کی چھاؤں کو مقرر کیا اور ان کے

لیے آسمان سے من و سلویٰ کے رزق کا نزول فرمایا لیکن وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ان بے پایاں نعمتوں پر بھی راضی نہ ہوئے، بلکہ زمین کے رزق کے حصول کے لیے بے تاب ہو گئے۔ اس حقیقت کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۶۱ میں یوں فرمایا: "اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ہر گز نہیں صبر کریں گے ایک ہی کھانے پر پس آپ دعا کریں ہمارے لیے اپنے رب سے (کہ) وہ نکالے ہمارے لیے وہ کچھ جو زمین اُگاتی ہے اپنی ترکاری سے اور اپنی ککڑی اور اپنی گندم اور اپنے مسور اور اپنے پیاز (میں سے) اس نے کہا: کیا تم بدلنا چاہتے ہو (اسے) جو وہ ادنی ہے اس کے بدلے جو وہ بہتر ہے (اچھا تو) کسی شہر میں اتر جاؤ پس (اس میں) تمہارے لیے (وہ کچھ ہے) جو تم نے مانگا ہے اور مسلط کر دی گئی ان پر ذلت اور محتاجی اور وہ لوٹے اللہ کا غضب لے کر وہ اس وجہ سے کہ وہ انکار کرتے تھے اللہ کی آیات کا اور نبیوں کو قتل کرتے تھے ناحق، اس وجہ سے جو انہوں نے نافرمانی کی اور وہ تھے حد سے تجاوز کرتے"۔

اسی طرح کتاب و سنت میں اس حقیقت کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان کو ہفتے کے دن شکار کرنے سے روکا گیا لیکن وہ ہفتے کے دن مچھلیوں کو روک لیتے اور اتوار کے دن شکار کر لیتے گویا کہ مکر اور حیلے کے ذریعے انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کو جاری رکھنے کی ناپاک جسارت کی۔ نتیجتاً اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان پر عذاب کا نزول فرمایا اور ان کو مسخ کر کے بندروں میں تبدیل کر دیا۔

اللہ کے فرمان کی نافرمانی کرنے والا، آیت اللہ کو جھٹلانے والا اور انبیاء علیہم السلام کو شہید کرنے والا یہ گروہ جس نے مختلف حیل و حجت کے ساتھ انبیاء سابقہ اور حضرت رسول اللہ ﷺ سے عداوت کو جاری وساری رکھا ان سے خیر کی توقع رکھنا

سراسر ناعاقبت اندیشی ہے اور قرآن کریم میں اس حقیقت کو واضح فرما دیا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ ہم سے کبھی بھی راضی نہیں ہو سکتے جب تک ہم ان کی ملت کے تابعدار نہ بن جائیں؛ چنانچہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۲۰ میں ارشاد ہوا: "اور ہر گز راضی نہ ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ ہی نصاریٰ یہاں تک کہ آپ پیروی (نہ) کریں ان کے دین کی"۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے کہ یہود کی رضا اسی بات سے مشروط ہے کہ ہم اُن کی ملت کا حصہ بن جائیں۔

مسلمان حکمرانوں، زعما اور سیاست دانوں کو اسرائیل کو تسلیم کرنے سے قبل قرآن مجید کی ان آیات پر غور و خوض کر لینا چاہیے کہ جو اللہ، رسول اللہ اور فرشتوں کے ساتھ عداوت پر مصر ہیں وہ کیوں کر ہمارے خیر خواہ ہو سکتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا بھر کے مسلمان حکمرانوں کو شعور دے تاکہ وہ اسرائیل کے حوالے سے درست فیصلے کر سکیں۔ آمین

جامعہ رشیدیہ لاہور، پاکستان
کے لیے **عطیات** درج ذیل اکاؤنٹ میں روانہ کریں۔
فون نمبر پر اپنا نام اور پتا لکھوا دیں۔ شکریہ۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی
Swift Code:ABPAPKKLHR.
I BANK A/C#PK33ABPA0010009037460011
Mob#:-0300-9458876, [redacted]

عرب امارات کا اسرائیل کو تسلیم کرنے کا

حقیر معاہدہ؟

علامہ نوید مسعود ہاشمی

سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۲۰ میں ارشاد خداوندی ہے "ترجمہ: اور ہر گز راضی نہ ہوں گے آپ سے یہودی و نصاریٰ یہاں تک کہ آپ پیروی (نہ) کریں ان کے دین کی۔"

مطلب یہ کہ یہ فیصلہ قرآن کا ہے کہ جب تک ہم ان کی ملت کے تابعدار نہ بن جائیں یہود و نصاریٰ ہم سے کبھی بھی راضی نہیں ہو سکتے، متحدہ عرب امارات نے جو ایک معاہدے کے تحت اسرائیل کو تسلیم کرکے اس کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کا اعلان کیا ہے، اس سے نہ تو متحدہ عرب امارات کے مسلمانوں کا کوئی فائدہ ہوگا اور نہ ہی امت مسلمہ کو اس فیصلے سے کوئی فائدہ پہنچنے کی توقع ہے، ہاں البتہ یہودی اس فیصلے سے ضرور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

اصل بات وہی ہے کہ جو ہفتہ کے دن (قائد جمعیت حضرت) مولانا فضل الرحمن (حفظ اللہ) نے ایک پریس کانفرنس میں کہہ ڈالی اور وہ یہ کہ "متحدہ عرب امارات ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے جس کی ملکیت امریکہ کے پاس ہے، برائے نام وہاں چند خاندان بیٹھے ہیں جو اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتے ہیں، لیکن وہ عالمی سطح پر مغرب اور

امریکہ کے پٹھو ہیں یو اے ای کا فیصلہ عرب دنیا اور امت مسلمہ کا فیصلہ نہیں اور نہ ہی ان کی اتنی حیثیت ہے، اسرائیل کو تسلیم کرنا فلسطینیوں کی ۷۰ سالہ جدوجہد کی نفی ہے

مولانا فضل الرحمن صاحب کے اس مختصر اور جامع تبصرے کے بعد ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ متحدہ عرب امارات اور اسرائیل کے ساتھ تعلقات کو فلسطین میں کس انداز میں لیا جا رہا ہے، فلسطینی اتھارٹی کی جانب سے رام اللہ سے جاری بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ امارات اس حقیر معاہدے سے پیچھے ہٹے، فلسطینی اتھارٹی نے عرب لیگ کا ہنگامی اجلاس بلا کر اسرائیل اور امارات کے درمیان ہونے والے معاہدے کو مسترد کرنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

فلسطینی اتھارٹی نے امارات اسرائیل معاہدے کے بعد امارات سے اپنا سفیر احتجاجاً واپس بلانے کا فیصلہ بھی کر لیا ہے۔

امارات اسرائیلی تعلقات کی بحالی پر فلسطینی رہنما نے اپنے ردعمل میں دعا کی ہے کہ آپ کو اپنا ملک چوری ہونے کی اذیت نہ سہنا پڑے، آپ کو زیر قبضہ حراست میں جینے کا دکھ برداشت نہ کرنا پڑے، انہوں نے کہا کہ دعا ہے کہ آپ کو اپنے عزیزوں کو قتل ہوتا نہ دیکھنا پڑے، فلسطینی رہنما کا یہ بھی کہنا تھا کہ دعا ہے کہ آپ کے دوست آپ کو سربازار نہ بیچ دیں۔

امریکہ کٹھ پتلی اگر اسرائیل کو تسلیم کر بھی لیں گے تب بھی یہودیوں کے ڈنگ مارنے اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے والے مزاج کو بدل نہیں سکیں گئے۔

یہود وہ بدترین قوم ہے کہ جس نے انبیاء کرام کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کیا تھا، یہ وہ ظالم قوم ہے کہ جس نے محسن انسانیت رحمت عالم پیغمبر ﷺ کو بھی

اذیتیں دیں۔

وہ یہودی ہی تھے کہ جن کے لئے آسمانوں سے من و سلویٰ کا نزول ہوتا تھا، مگر پھر بھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی تمام حدیں توڑ ڈالیں تھیں، جو اللہ کی عنایات اور نوازشات پر راضی نہ رہے، وہ عرب امارات والوں سے کتنا عرصہ راضی رہیں گے، اس کا اندازہ بھی آنے والے دنوں میں ہو جائے گا، لیکن تب تک بہت سا پانی پلوں کے نیچے سے گزر چکا ہو گا۔

جاننے والے جانتے ہیں کہ پی ٹی آئی (پاکستان تحریک انصاف) کی حکومت آنے کے بعد پاکستان میں بھی اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے پیالی میں طوفان اٹھانے کی کوشش کی گئی تھی، پی ٹی آئی کی ایک رکن اسمبلی نے تو باقاعدہ اس حوالے سے پارلیمنٹ میں تقریر بھی جھاڑ دی تھی، اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے ایک بگڑا ہوا بدبخت مولوی زادہ اسلام آباد پریس کلب کے سامنے کیمپ لگا کر بیٹھا رہا، ایسے لگتا ہے کہ جیسے یہاں بھی امریکی راتب خوروں نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے دوڑ لگا رکھی ہو۔

یاد رکھیے! "پاکستان" کرہ ارض پر وہ واحد اسلامی ملک ہے کہ جہاں اب بھی توہین رسالت، توہین صحابہ، توہین اسلام کو کوئی بھی مسلمان برداشت کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہوتا۔

یہ جو مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے مرے جا رہے ہیں یہ دراصل انہیں کے ایجنٹ ہیں، جو چاہتے ہیں کہ مسلمان معاشروں میں بھی وہی برائیاں پیدا ہو جائیں کہ جو اسرائیلی یہودیوں میں ہزاروں سالوں سے موجود ہیں، انبیاء کی گستاخی کرنا، یہ یہودیوں کا مزاج ہے، سوال یہ ہے کہ

اگر یہودی مسلمان معاشرے میں کھلے عام آنا جانا شروع کریں گے تو یہودی تہذیب وثقافت کی گندگی پوری تیزی سے پھیلنا شروع ہو جائے گی۔

اسرائیل سے تعلقات استوار کرنے والے دین اسلام کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتے، ہاں البتہ ان کے اپنے کٹھ پتلی وجود نحوست کا شکار ہو کر نمونہ عبرت ضرور بن جائیں گے، اسرائیل وہ بدمعاش ملک ہے کہ جو ۷۰ سالوں میں لاکھوں بے گناہ اور مظلوم مسلمانوں کا لہو بہا چکا ہے، بھلا کوئی بھی باضمیر ملک کس طرح سے بدمعاش اسرائیل سے تعلقات استوار کر سکتا ہے؟ الا یہ کہ وہ امریکی کٹھ پتلی نہ ہو؟ کہا جاتا ہے کہ "چوکیدار" اگر چوروں سے مل جائے تو واردات آسان ہو جاتی ہے' متحدہ عرب امارات نے اسرائیلی چوروں کے ساتھ مل کر بیت المقدس پر جو اسرائیلی قبضہ کو مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے اس کا نتیجہ اسے بھی بھگتنا پڑے گا۔ (ان شاء اللہ)

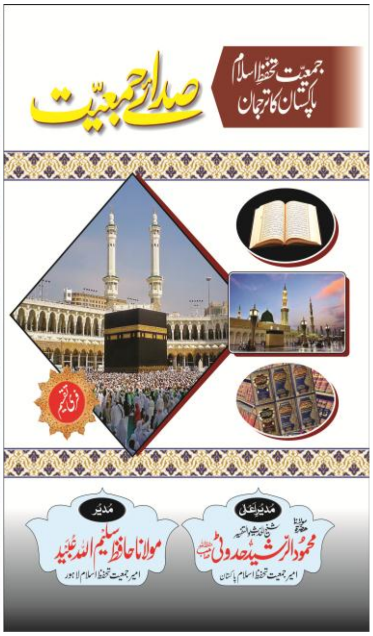
جمعیت تحفظ اسلام پاکستان کا ترجمان
صدائے جمعیت
فری تقسیم
مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا شیخ الحدیث والتفسیر
محمود الرشید حدوٹی صاحب
امیر جمعیت تحفظ اسلام پاکستان
مدیر
مولانا حافظ سلیم اللہ عبید
امیر جمعیت تحفظ اسلام لاہور

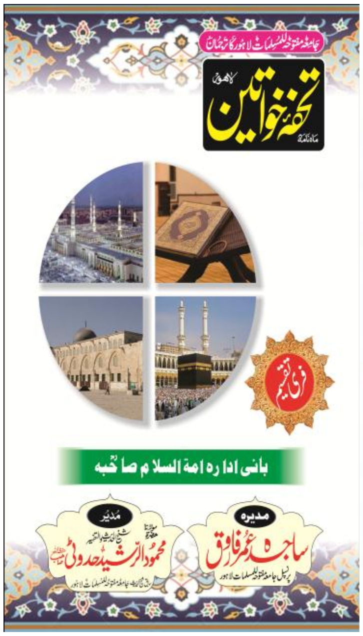
جامعہ مفتوحہ للمسلمات لاہور کا ترجمان
ماہنامہ تحفۂ خواتین لاہور
فری تقسیم
بانی ادارہ امۃ السلام صاحبہ
مدیرہ
ساجدہ عمر فاروق
پرنسپل جامعہ مفتوحہ للمسلمات لاہور
مدیر
حضرت مولانا شیخ الحدیث والتفسیر
محمود الرشید حدوٹی صاحب
سرپرست جامعہ مفتوحہ للمسلمات لاہور

سید سلمان گیلانی

مولانا فضل الرحمان اور اسرائیل

مولانا جب نیو یارک پہنچے تو ان کو بہت لگیریئس Luxurious اور مہنگے ہوٹل میں ٹھہرایا تو مولانا ناراض ہوئے اور مجبور کیا کہ پاکستان ائیر لائن کا جو ہوٹل ہے وہاں شفٹ کرو۔ بہت لیت و لعل کے بعد ان کی بات مانی گئی اُقوام متحدہ میں خطاب سے دو ایک دن قبل ان کو دفتر خارجہ کی لکھی ہوئی تقریر دی گئی کہ اسرائیل و فلسطین کے متعلق حکومتی خارجہ پالیسی کو مد نظر رکھ کر یہ تقریر لکھی گئی ہے بس اس کو اجلاس میں دہرا دیجے گا۔

مولانا نے وہ تقریر پڑھ کر جمشید مار کر کو واپس کر دی کہ یہ تو نری غلامانہ تقریر ہے میں بالکل یہ تقریر نہیں کرونگا، پاکستانی ہائی کمشنر اور دفتر خارجہ والے گھبرا گئے اور محترمہ (بے نظیر بھٹو) کو شکایت لگا دی کہ مولانا کے ارادے اچھے نہیں ہیں۔

بی بی (بے نظیر) نے کہا میں اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتی اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ مولانا نے اپنے ذہن میں اپنے ہونے والے تاریخی خطاب کا سکیچ تیار کیا اور اس کے پوائینٹس بنا کر لکھ لیئے، اپنا بریف کیس جس میں کچھ اور ضروری دستاویزات

تھیں اس میں احتیاط سے رکھ لیئے تاکہ جنرل اسمبلی جاتے ہوئے سب کاغذت یکجا ہوں۔ ادھر مولانا کا ضمیر مطمئن کہ کل فلسطین کے بارے میں مسلمانوں کا حقیقی مؤقف پہلی مرتبہ جنرل اسمبلی میں بیان ہوگا، ادھر دفتر خارجہ اور ہائی کمیشن سر جوڑ کر بیٹھ گئے کہ کیا جائے۔

اگلی صبح جب اجلاس میں جانے کا وقت ہوا اور مولانا اپنا بریف کیس جب اٹھانے لگے تو بریف کیس غائب تھا، ملتا بھی کیسے کہ وہ تو چوری کروالیا گیا تھا، اب مولانا کے پاس وقت نہیں تھا کہ دوبارہ نوٹس تیار کرتے سواری تیار تھی اس نازک مرحلہ پر وہی حکومت کے پالیسی میکرز کی تحریر شدہ تقریر ان کی جیب میں ڈال دی گی کہ اب تو کوئی آپشن نہیں بچے گا مولانا کو یہی خطاب کرنا پڑے گا۔

مولانا کے چہرے پر پریشانی کے وقتی آثار ظاہر ہوئے لیکن پھر سوچ لیا کہ اب کیا کرنا ہے۔ پھر یوں ہوا کہ جنرل اسمبلی میں اپنی باری پر جب اٹھے تو عجیب منظر تھا جو حکومتی انگریزی تقریر تھی وہ اسی جیب میں پڑی رہی اور تعوذ وتسمیہ کے بعد یاسیدین ویاسیدات سے عربی میں فی البدیہ یہ بیان شروع ہوگیا۔

خارجہ کے افسران پریشان و مضطرب، عرب حکمران انگشت بدندان، مغربی دنیا حیرت واستعجاب میں غرق کچھ دیر بعد تالیوں کی بار بار گونج مقررہ وقت میں بیان ختم ہوتے ہی عرب حکمرانوں اور مندوبین کا مولانا سے والہانہ عقیدت کا اظہار عجب منظر پیش کررہا تھا۔ وہ منظر مجھے یاد ہے اے صحافی صاحبان آپ کو کیوں نہیں یاد؟

اس واقعہ کے بعد مولانا کی کردار کشی کی مہم اور تیز کردی گئی ابھی وہ پاکستان نہیں پہنچے تھے کہ دوسری شادی کا الزام لگادیا گیا کہ مولوی صاحب سرکاری خرچہ پر امریکہ گئے اور وہاں جاکر دوسری شادی رچالی، عمران احمد خان بہت .بیلینسڈ صحافت کرنے

میں مشہور ہیں، اچھی بات ہے بلکہ بہت ہی اچھی بات ہے۔

مگران کا کل والا کلپ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ مولانا فضل الرحمن کے بارے میں موصوف بھی بغیر تحقیق کے الزام لگانے میں جلد باز ہیں۔

متحدہ عرب امارات کے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے مذہبی جماعتوں کی خاموشی کی وجہ عرب ممالک سے چندے لینا مراعات حاصل کرنا بڑی بڑی گاڑیاں اور بنگلے اپنے نام الاٹ کروانا قرار دیا اور کسی مذہبی رہنما کا نام نہیں لیا سوائے قائد جمعیت کے نام کے۔

ان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ متحدہ عرب امارات مولانا کو مولانا کی صاف شفاف خارجہ پالیسی کی وجہ سے امریکہ اور یورپ کی طرح اپنے وطن میں داخلہ کی اجازت نہیں دیتے، حتی کہ ایک مرتبہ مولانا کو دبئی کے ایئرپورٹ سے ڈی پورٹ کر دیا گیا تھا۔

کجا یہ کہ اُن سے مراعات حاصل کرنا ان سے گاڑیاں اور بنگلے اپنے نام کروانے کا الزام لگانا۔

جناب صحافیوں کو تو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جمشید مارکر جب امریکہ میں پاکستان کے سفیر تھے بے نظیر کے پہلے دور میں مولانا قومی اسمبلی کی خارجہ امور کمیٹی کے سربراہ تھے اور اقوام متحدہ کی جنرل کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لیئے نیویارک گئے تھے تو ان کے ساتھ کیا کیا گیا تھا اور کیوں کیا گیا تھا؟

اگر نہیں یاد تھا تو میں نے یاد کروا دیا ہے "مجھے یاد ہے وہ ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔ ☼

کالم نگار اوریا مقبول جان

اسرائیل

متحدہ عرب امارات کا اتحاد

یہ دن تو آنا ہی تھا۔ وہ لوگ جو اپنے حالاتِ حاضرہ کو مخبرِ صادق، رسولِ رحمت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بتائی گئی آخرالزمان اور دورِ فتن کی پیش گوئیوں کی روشنیوں میں دیکھتے ہیں اور یہود نصاریٰ اور کفار کے عادات وخصائل کے بارے میں قرآنِ پاک سے رہنمائی لیتے ہیں، ان کے لئیے آج کی یہ خبر کسی حیرت کا باعث نہیں ہے کہ ''متحدہ عرب امارات'' اور ''اسرائیل'' کے درمیان امن معاہدہ ہوا ہے۔

اس کی علامات تو اس دن سے واضح ہونا شروع ہو گئیں تھیں، جب اپریل ۲۰۱۹ء میں ہندو مندر کی تعمیر کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ پورے جزیرہ نمائے عرب کو شرک سے پاک کرنے کے بعد سید الانبیاء ﷺ نے قیامت کی نشانیوں میں جزیرہ عرب میں صرف ایک بت خانے اور بتوں کی پرستش کی خبر دی تھی جو اس علاقے اور اس کے قرب وجوار میں ہو گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا، ''قیامت قائم نہیں ہو گی، یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کا (طواف کرتے ہوئے) چوتڑ سے چوتڑ چھلے۔ ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جسے وہ زمانہ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے'' (صحیح بخاری: ۷۱۱۶)۔

یہ ذوالخلصہ کا بت کہاں تھا اور اس کا علاقہ کونسا تھا؟ اس علاقے کی تاریخ کیا ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس کو بھیج کر اس علاقے سے بت پرستی کے مرکز کو تباہ و برباد کروایا تھا؟ یہ سب احادیث و تاریخ کی کتب میں مذکور ہے، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت جزیرہ نمائے عرب کی وہ ساحلی پٹی، جس پر آج کویت، بحرین، قطر، متحدہ عرب امارات، مسقط، عمان کے ممالک اور یمن کے وہ مغربی علاقے جو عدن کی بندرگاہ کے ساتھ منسلک ہیں، یہ سب کے سب ایران کی زرتشت ساسانی سلطنت کا حصہ تھے۔

اس ایرانی خطے کو ”ماذون“ کہا جاتا تھا، ساسانی سلطنت کے بانی ”اردشیر“ نے ۲۴۰ قبل مسیح میں یہ علاقہ فتح کیا تھا اور یہاں اپنا ایک گورنر یعنی مرزبان مقرر کر رکھا تھا، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے پہلے مشہور ایرانی بادشاہ ”خسرو“ نے ۵۳۱ میں منذر بن نعمان کو یہاں کا گورنر مقرر کیا اور اسے ”الحمنیون“ کے بادشاہ کا لقب دیا تھا۔

ایرانیوں نے اس پورے ساحلی علاقے کو اپنا باجگزار اس لئیے بنایا ہوا تھا تاکہ جزیرہ نمائے عرب کے اکھڑ قبائل کو قابو میں رکھا جائے، یہی وجہ ہے کہ جب سیدنا عمرؓ کے دور میں صحابہ کرامؓ یزدگرد کے دربار میں پہنچے تو اس نے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا، ”تمہاری یہ مجال کہ تم یہاں تک آپہنچے ہو، ہم تو تمہارا دماغ اپنے گورنروں کے ذریعے سیدھا کیا کرتے تھے“ لیکن حضرت عمرؓ کی ایران پر اس عظیم الشان فتح سے بہت پہلے ہی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خطے کو بت پرستی اور ایرانی اثرورسوخ سے پاک فرما دیا تھا۔

اس پورے خطے میں بت پرستی کا ایک مرکز تھا جسے ”کعبۃ الیمانیہ“ یعنی یمن کا

کعبہ کہا جاتا تھا، یہ قبیلہ خشعم کا بت خانہ تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے، یہی وہ خطہ تھا جہاں ابرہہ نے صنعا کے قریب بہت بڑی عبادت گاہ تعمیر کی تھی اور وہ چاہتا تھا کہ عرب اسے مرکزِ عبادت بنائیں مگر عربوں کے دل میں کعبہ بسا ہوا تھا، اسی پر غصے کے عالم میں وہ ۵۷۰ء میں ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لیئے نکلا، مگر جب مکہ کے نزدیک پہنچا تو اللہ نے اس کی فوج پر ''ابابیلوں'' سے حملہ کروا کر انہیں کھائے ہوئے بھس کی مانند کر دیا تھا۔

یہ ساحلی پٹی کبھی ایرانیوں کے زیر اثر رہتی اور کبھی رومن بادشاہوں کے زیر نگیں، یہی پٹی اوپر جا کر بحیرہ روم کے کنارے شام، لبنان اور فلسطین کے ساتھ ساتھ دریائے نیل تک جا نکلتی تھی، ان سب کے بیچوں بیچ عرب کی وہ مقدس سرزمین ہے، جسے میرے اللہ نے ان عالمی حکومتوں کی دست برد ہی نہیں بلکہ تہذیب سے بھی آزاد رکھا۔

جب پورے جزیرہ نمائے عرب میں اسلام کی دعوت پھیلی تو یمن سے بھی لوگ جوق در جوق اسلام لانے لگے، مگر ذوالخلصہ کا ابھی تک بت خانہ قائم تھا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جریر بن عبداللہؓ سے فرمایا، ''ذوالخلصہ کو برباد کر کے مجھے راحت کیوں نہیں دیتے'' (بخاری)۔

جریر نے بیان کیا کہ پھر وہ قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر چلا، یہ سب اچھے گھڑ سوار تھے مگر میں گھوڑے کی سواری اچھی نہیں کر پاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا میں نے انگشت ہائے مبارک کا نشان اپنے سینے پر دیکھا، فرمایا، ''اے اللہ! گھوڑے کی پشت پر اسے ثبات عطا فرما، اور اسے دوسروں کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا''۔ اس کے بعد جریرؓ روانہ ہوئے اور ذوالخلصہ

کی عمارت گرا کر اس کو آگ لگا دی (صحیح بخاری)۔

اسی قبیلہ خثعم کے بارے میں ترمذی اور ابوداؤد کی وہ مشہور حدیث ہے جس میں ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے جو وہاں کافروں کے درمیان رہائش پذیر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سریہ اس جانب روانہ کیا اور وہاں پر رہائش پذیر مسلمان بھی مشرکوں کے ساتھ اسی جنگ میں قتل کر دیئے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آدھی دیت دینے کا حکم دیا اور پھر قیامت تک ایک اصول واضح کرتے ہوئے فرمایا، ''میں ہر اس مسلمان سے برّی الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر کیوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''مسلمانوں کو کافروں سے اتنی دوری پر سکونت پذیر ہونا چاہیے کہ دونوں ایک دوسرے کی آگ نہ دیکھ سکیں (ترمذی: ۱۶۰۴)۔

اس علاقے کے گرد و نواح میں ہی قبیلہ دوس آباد تھا، جس کے سردار عرب کے قابلِ ذکر اشراف اور معدودے چند اصحاب مردت میں سے تھے۔ اسی قبیلے کا سردار طفیل بن عمرو بہت مہمان نواز تھا، وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن کر مکہ پہنچا تو سردارانِ قریش نے اسے گمراہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ایک نبی آیا ہے جو قبیلے سے لوگوں کو جدا کرتا ہے اور تمہاری سرداری کو بھی اس سے خطرہ ہے۔

اس لیئے وہ جب حرم میں گیا تو اپنے کانوں میں روئی ٹھونس کر گیا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی کلام اس کے کانوں میں نہ آجائے، لیکن جیسے ہی اس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو وہ قریب ہوتا گیا اور ایسا مسحور ہوا کہ ایمان لے آیا، بہت دن کعبہ میں ٹھہرا، جتنا ممکن ہوا قرآن یاد کیا اور پھر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا میں قبیلے میں واپس جا کر دعوت دینا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی نشانی عطا

کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی ''اللہ طفیل کو کوئی نشانی عطا فرمائیں''،

طفیل کہتے ہیں کہ میں جب اپنے قبیلے کے قریب پہنچا تو میری دونوں آنکھوں کے درمیان ایک روشنی پیدا ہو گئی، میں نے دعا کی کہ یہ روشنی میری لاٹھی میں منتقل ہو جائے تو وہ ایک قندیل بن کر میری لاٹھی کے سرے پر لٹکنے لگی، پورے دوس قبیلے میں سب سے پہلے حضرت ابو ہریرہؓ نے ایمان قبول کیا جبکہ باقی سب بہت لیت و لعل کے بعد مسلمان ہوئے۔

اس سارے پس منظر کے بعد سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں متحدہ عرب امارات کے یہودیوں سے دوستی کے فیصلے کو سمجھنے میں مشکل نہیں ہوتی، جزیرہ عرب میں یہ پہلا خطہ ہے کہ جس نے سب سے پہلے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس ہدایت کی خلاف ورزی کی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین اور مسلمانوں کو علیحدہ رہنے کا حکم دیا تھا۔

متحدہ عرب امارات نے ایک ایسی دنیا آباد کی جس میں تمام طرز زندگی تک یورپ سے مماثلت رکھتی تھی، یہاں تک کہ نائٹ لائف تو مغرب سے بڑھ کر ہے، جس میں ہر علاقے کی خاتون میسر ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ جزیرہ نما عرب میں دو ادیان کو جمع مت ہونے دینا (مسلم: ۱۷۶۷)۔ بلکہ حضرت ابو عبیدہ الجراح روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری کلام جو فرمایا وہ یہ تھا کہ ''یہود کو حجاز سے نکال دو'' (مسند احمد)۔

اسی خطے میں قیامت کی سب سے اہم نشانی پوری ہوئی کہ '' ننگے پاؤں چرواہے بلند و بالا عمارتیں تعمیر کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے (بخاری)۔

دبئی شہر کی آسمان کو چھوتی عمارات اس کی تصدیق کرتی ہیں، صدیوں ایرانی اور

رومن مشرکین کے زیر اثر رہنے والا یہ خطہ عربوں کی اس تباہی پر دستک کر رہا ہے، جس کی خبر میرے آقا ﷺ نے دی تھی، آپ ﷺ نے ایک ایسے فتنے کے بارے میں بتایا تھا، جس سے عرب کا کوئی ایک گھر بھی نہیں بچے گا (مشکوٰۃ)۔ متحدہ عرب امارات اور اسرائیل کا یہ معاہدہ اسی تباہی کی جانب اٹھنے والا پہلا قدم ہے۔

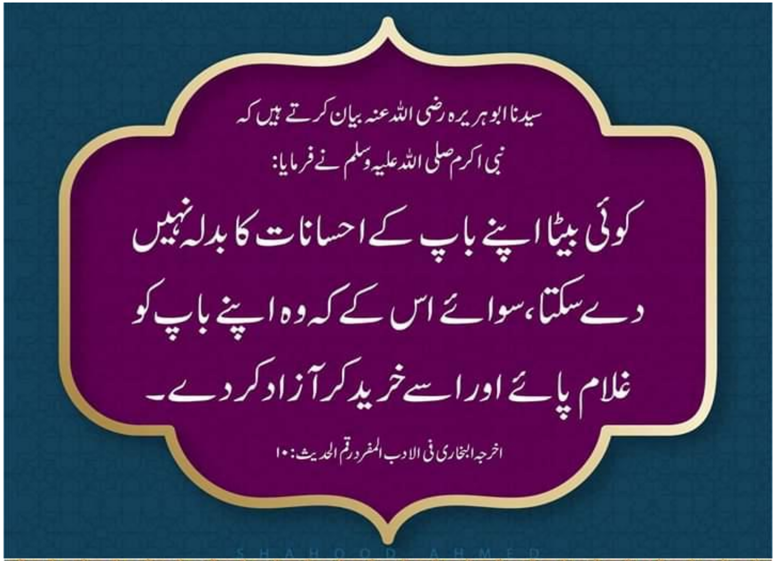

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی بیٹا اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں دے سکتا، سوائے اس کے کہ وہ اپنے باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔

اخرجہ البخاری فی الادب المفرد رقم الحدیث: ۱۰

SHAHOOD AHMED

اور جو مال تم خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا واپس دے دیا جائے گا اور تمہارا کچھ نقصان نہ کیا جائے گا۔ (القرآن)

اہل خیر کی امانتیں با اعتماد ہاتھوں میں

ادارہ آبِ حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

دکھی انسانیت کے دکھ درد میں شریک ہونے کے لیے ایک قابل اعتماد رفاہی ادارہ

0300-9458876 جازکیش اکاؤنٹ

اصول حکمرانی
ارشاد احمد عارف

امیر تیمور گرگانی کی شہرت ایک تنک مزاج، ترش رو، سخت گیر اور ظالم انسان کی ہے، ایک حد تک یہ درست بھی ہے لیکن تزک تیموری میں اس کی دور اندیشی، دانائی، رعایا پروری کا تاثر نمایاں ہے، اہل علم و دانش، تاجروں، اہل صنعت و حرفہ، شاعروں کے قدر دان اس شخص نے حکمرانی کے لئے صدیوں قبل جو اُصول وضع کئے وہ اب بھی قابل غور اور لائق تقلید ہیں۔

تیمور لکھتا ہے ”میں نے امور ملک گیری و حکمرانی اور دشمن کی شکست اور دشمن کو اپنے دام میں لا کر مخالفوں کو دوست بنا لینے اور دوستوں اور دشمنوں سے میل جول اور برتاؤ کی تدبیر و رائے یہ قرار دی کہ بغیر سوچے اور مشورہ کئے ہوئے کوئی کام نہ کروں، کیوں کہ میرے پیر نے مجھے تحریر کیا تھا کہ ”ابو المنصور تیمور! تم کاروبار سلطنت میں چار باتوں کو ہمیشہ لازم کر لینا، باہمی مشورہ، ذاتی رائے، دور اندیشی اور بیدار مغزی۔

کیونکہ جو سلطنت بادشاہ کی زبردست ذاتی رائے اور مشیروں کی نیک صلاح سے خالی ہو وہ بالکل اس جاہل شخص کے مشابہ ہے جس کے تمام افعال و اقوال سراپا غلط ہوتے ہیں اور اس کی باتیں اور اس کے کام از اول تا آخر پشیمانی اور ندامت ہی کا

سب سنتے ہیں، اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنی سلطنت کے کاروبار کو چلانے میں دانا لوگوں کے مشورے اور اپنی تدبیر پر عمل کرو تاکہ آخر میں پچھتانا نہ پڑے۔

خوب یاد رہے کہ سلطنت کے کاموں میں ایک حصّہ برداشت اور تحمل کا ہے اور دوسرا حصہ جاننے اور سمجھنے کے بعد فاضل اور نادان بننے کا، مگر پختہ ارادہ، صبر، پامردی و استقلال، دور اندیشی اور انجام بینی کے ذریعہ سارے کام سدھر جاتے ہیں۔" والسلام!!

یہ خط گویا ایک رہنما تھا جس نے مجھے راہ راست دکھائی اور بتادیا کہ سلطنت کے کاموں میں نو حصے تدبیر و مشورہ کے ذریعہ ہوتے ہیں اور صرف ایک حصہ تلوار کے وسیلہ سے، داناؤں کا مقولہ ہے کہ "ایک ہی عمدہ تدبیر سے ایسے ملک فتح کئے جا سکتے ہیں اور اس قسم کی فوجوں کو شکست دی جاسکتی ہے جو سینکڑوں لشکروں کی تلواروں سے بھی قابو میں نہ آسکیں"۔

مجھے تجربہ ہوا کہ ایک آزمودہ کار، بہادر جواں مرد، صاحب عزم وتدبیر اور دور اندیش آدمی ہزار بے تدبیر اور غیر دور اندیش آدمیوں سے کہیں بڑھ کر اچھا اور مفید ہوتا ہے کیوں کہ ایک ایک زیرک و دانائے کار آدمی ہزار ہزار آدمیوں سے اپنے ماتحت کام لیتا ہے۔"

بارہ چیزوں کو میں نے اپنا شعار بنایا تاکہ بااستقلال تمام تخت و سلطنت پر متمکن رہوں اور مجھے اس کا تجربہ ہو گیا ہے کہ جو بادشاہ ان بارہ چیزوں سے عاری ہو سلطنت سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔

①۔ اولاً چاہیے کہ قول و فعل خود اس کا اپنا ہو، یعنی سپاہ و رعیت جانتی رہے کہ جو کچھ بادشاہ کہتا اور کرتا ہے خود کہتا ہے اور کرتا ہے کسی دوسرے کو اس میں دخل نہیں،

پس لازم ہے کہ بادشاہ دوسروں کے قول و فعل پر اس طریق سے عمل نہ کرے کہ وہ مرتبہ سلطنت میں شریک ہو جائیں، اگرچہ یہ لازم ہے کہ تمام اشخاص کی اچھی باتوں کو خوب سن لیا کرے، مگر نہ اس طور سے کہ وہ قول و فعل سے امور سلطنت میں شریک و غالب ہو جائیں۔

②۔ دوم، سلطان کو لازم ہے کہ ہر امر میں عدالت سے کام لے اور وزرائے منصف و عادل کو اپنی خدمت میں مامور کرے کیوں کہ اگر بادشاہ ظالم ہو تو وزیر عادل اس کا تدارک کر لیتا ہے لیکن اگر وزیر ظالم ہو تو جلد خانہ سلطنت خراب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ امیر حسین کا ایک وزیر تھا بڑا ظالم جو حق و ناحق سپاہ و رعیت سے جرمانے وصول کرتا تھا، نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس بے انصاف وزیر کے ظلم سے امیر حسین کی سلطنت خراب ہو گئی۔

③۔ سوم، ہر امر و نہی میں استقلال سے کام لے اور بذات خود حکم دے تا کہ کسی دوسرے کو اس حکم میں دخل دینے اور اسے بدلنے کی تاب ہی نہ رہے۔

④۔ چہارم، اپنے ارادہ پر پکا رہے اور جب کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے توڑے نہیں اور جب تک اسے اتمام تک نہ پہنچائے اس سے باز نہ آئے۔

⑤۔ پانچواں امر اجرائے احکام ہے، جو حکم دے چاہیے کہ وہ جاری بھی ہو جائے اور کسی کو اس حکم کے رد کرنے کی جرأت نہ ہو خواہ اس حکم سے ضرری متصور ہو چنانچہ میں نے سنا ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے ایک پتھر کی نسبت حکم دیا کہ غزنی کے میدان میں ڈال دیا جائے اس پتھر سے لوگوں کے گھوڑے بدک جاتے تھے، مگر ہر چند لوگوں نے عرض کیا اس پتھر کو راستہ سے اٹھوا دیا جائے یہی جواب دیتا کہ میں نے حکم دیا ہے اپنے حکم سے نہیں ہٹ سکتا اور اس کے خلاف حکم نہیں دے سکتا۔

⑥۔ ششم، اپنی سلطنت کے امور کو مستقل طور پر کسی دوسرے کے سپرد نہ کرے اور عنانِ اختیار دوسرے کے ہاتھ میں نہ دے کیونکہ دنیا غدار ہے اور اس کے بے شمار عاشق ہیں زیادہ عرصہ نہ گزرے گا کہ وہ شخص جسے اختیار دیا گیا ہے سلطنت پر مائل ہو کر مرتبہ سلطنت پر متصرف ہو جائے گا جیسا کہ سلطان محمود (تغلق) سے اس کے وزراء نے کیا اور اسے مرتبہ سلطنت سے برطرف کر کے خود متصرف و قابض ہو گئے، پس لازم ہے کہ امور سلطنت کو چند معتبر و معتمد اشخاص کے تابع کر دے تاکہ ہر شخص اپنے اپنے کام میں مشغول رہے اور سلطنت کے قبضہ کی طمع نہ کر سکے۔

⑦۔ ہفتم، امور سلطنت میں ہر شخص کی بات سنے جو اچھی معلوم ہو اسے خزینہ دل میں محفوظ رکھ کر مناسب وقت پر کام میں لائے۔

⑧۔ ہشتم، امور سلطنت اور معاملات سیاہ و رعیت میں ہر شخص کے قول و فعل پر عمل نہ کرے، امرا، وزراء میں سے اگر کوئی کسی شخص کے حق میں کوئی بات اچھی یا بری کہے تو اسے سن ضرور لے مگر جب تک حقیقت حال ظاہر نہ ہو جائے اس پر عمل نہ کرے۔

⑨۔ نہم، اپنی سلطنت کا رعب سیاہ و رعایا کے دلوں میں اس طور سے بٹھا دے کہ کسی کو اس کے احکام سے سرتابی کا یارا نہ رہ جائے اور اس کی تابعداری و متابعت سے سرکشی نہ کر سکے۔

⑩۔ دہم، جو کچھ کرے اپنی ذات سے کرے اور جو کچھ کہے اس پر راسخ رہے کیونکہ بادشاہ کے پاس حکم فرمائی کے اعزاز کے سوا در حقیقت اور کوئی چیز نہیں ہوتی، خزانہ، لشکر، رعیت جو کچھ ہو بادشاہوں کے لئے ان کا یہی حکم ہوتا ہے۔

⑪۔ گیارہویں، امور سلطنت اور اپنے احکام کے اجرا میں اپنے آپ کو بے شریک ہو

جانے اور کسی کو سلطنت میں شریک نہ بنائے۔

⑫۔ بارہویں، اپنی مجلس کے لوگوں کے حالات سے باخبر رہے اور ہوشیاری برتے کیونکہ اکثر عیوب کے متلاشی رہتے ہیں اور باہر خبریں پہنچا دیتے ہیں اور بادشاہ کی گفتار و کردار سے امراء وزراء کو مطلع کر دیتے ہیں، چنانچہ یہ صورت مجھے بھی پیش آئی کیونکہ میری مجلس خاص کے چند آدمی امراء وزراء کے جاسوس ثابت ہوئے۔

جی ہاں ! سیدنا فاروق اعظمؓ کے بارے سوال کرتے ہو تو عطائے خدا فاروق اعظم ؓ، دعائے مصطفی ﷺ فاروق اعظمؓ، التجائے مصطفی فاروق اعظم مراد مصطفی فاروق اعظمؓ داماد مرتضیٰؓ فاروق اعظمؓ، دشمنِ دین کے لیے للکار فاروق اعظمؓ، نبوی کھیتی کی بہار فاروق اعظمؓ عدالت کے تاجدار فاروق اعظمؓ۔

دوسرے خلیفہ راشد فاروق اعظمؓ، اسلام کی عزت فاروق اعظم نماز کی حالت میں مصلی رسول کی پشت پر جام شہادت نوش کرنے والے شہید مظلوم فاروق اعظمؓ، جن کے اسلام لانے سے دارِ ارقم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، جن کے اسلام قبول کرنے پر اصحاب پیغمبر ﷺ نے خوشی میں نعرہ تکبیر بلند کیا۔

جن کے اسلام قبول کرنے پر آسمانوں پر فرشتوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، جن کے اسلام لانے پر حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر خدمت ہو کر آقا ﷺ کو مبارک دی۔ جن کے اسلام لانے سے اعلانیہ رب کی عبادت ہونے لگی جن کے آنے سے اہل اسلام کے لیے کعبے کا دروازہ کھلا جن کے آنے سے اسلام کا بول بالا ہوا ۔ کفر کا منہ کالا ہوا جن کے آنے سے اسلام کا انقلابی دور شروع ہوا۔ جن کے آنے سے مشرکین میں صف ماتم بچھ گئی تھی۔ جو آج تلک بچھی ہوئی ہے۔ جن کی زبان پر قدرت نے اپنی منشاء کو جاری کر دیا تھا۔ جن کی فرش پر دی جانے والی رائے

درِ اَصحاب رسول کا ادنی غلام **مفتی محسن حیات عباسی حدوٹی**

حکمرانوں کے لیے مفید و کارآمد

عوام کی خوشحالی

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

بد قسمتی سے ہمارے حکمرانوں نے ہمیشہ اپنے مفاد کو عوامی مفاد پر ترجیح دی ہے، یہ بہت اہم بات ہے اور ملکی ترقی کی کنجی ہے کہ نچلی سطح پر عوام کو خوشحالی دی جائے، ۳۵ سال سے زیادہ وقت گزرا کہ میں چین گیا تھا، میں وہاں کی انڈسٹری دیکھنے گیا تھا کہ شاید ہمارے کچھ کام آسکے، اس وقت وہ مشکل دور سے گزر رہے تھے، ان کو دیکھ کر یہ خیال و گمان میں بھی نہیں تھا کہ چند سالوں میں چین دنیا کی دوسری معاشی قوت بن جائے گا۔

مجھے آج بھی یاد ہے ان کی مہمان نوازی، ان کی اپنے ملک سے محبت، جفاکشی اور غیرت و وقار قابل دید تھا، اُس وقت ان کے ہاں سب سے بڑا مسئلہ اتنی بڑی آبادی کو کھانا فراہم کرنا تھا، اس کا حل انہوں نے بہت ہی اعلیٰ منصوبہ بندی سے نکالا، انہوں نے نچلی سطح پر پورے ملک میں کمیون (Commune) سسٹم جاری کیا، کمیون ایک چھوٹی مکمل بستی کہلاتی ہے۔

ایک کمیون کئی سو ایکڑ پر پھیلا ہوتا تھا، اس میں پولٹری فارم، بطخ فارم، مچھلیوں کی افزائش کا فارم وغیرہ، سبزیوں کے کھیت، گندم و مکئی کے کھیت، غرض ضروریاتِ

زندگی کی تمام چیزیں وہاں پیدا کی جارہی تھیں، وہیں لوگوں کے رہنے کے لئے فلیٹ تھے، بجلی، پانی، گیس مفت تھا۔

سب سے اہم وہاں Barefoot doctors کی بھی بڑی جماعت تھی یہ ہمارے اچھے تجربہ کار کمپاؤنڈر کی طرح ہوتے تھے، عام بیماریوں کے علاج کے ماہر تھے، اگر کوئی زیادہ اہم آپریشن وغیرہ کی ضرورت ہوتی تو اسپتال بھیج دیتے تھے، یہ ڈاکٹر کہلاتے تھے اور بے حد کارآمد اور ہر دلعزیز تھے، ہمیشہ مسکرا کر مریضوں کی خدمت کرتے تھے، یہ تمام لوگ اپنے کاموں میں ماہر تھے اور انہوں نے بنیادی تعلیم حاصل کی ہوئی تھی۔

یہی بات میں نے یورپ میں دیکھی تھی کہ ہر پیشہ ور بنیادی تعلیم اور پیشہ ورانہ صلاحیت کا حامل ہوتا تھا، میں چین میں جہاں جہاں گیا یہ کام ہوتے دیکھا، کپڑے، جوتے چپراسی سے وزیر اعظم تک ایک ہی طرح کے ہوتے تھے، افواج میں بھی یہی روایت تھی، نتیجہ دیکھئے ایک نسل نے ہی غربت سے امارت کی منزل طے کرلی۔

ہم ان کے مقابلے میں بہتر پوزیشن میں تھے مگر ۷۰ برس بعد بھی ہم اتنی ترقی نہیں کر پائے جتنی چین نے کی ہے، پوری مغربی دنیا اب تک حیران ہے کہ میرے رفقائے کار اور میں نے اس ناممکن کو ممکن بنانے کا معجزہ کیسے کر دیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نہایت قابل، محب وطن لوگ تھے اور حکمراں بھی نہایت محب وطن اور قابل تھے، اقربا پروری اور جہالت کا دور دورہ نہیں تھا، ہم سب پاکستانی تھے اور ہم نے کبھی کسی غیر ملکی سے کوئی مدد حاصل نہیں کی تھی، ہمارے ادارے میں کسی غیر ملکی نے قدم تک نہیں رکھا تھا۔

دیکھئے میں برسوں سے کہہ رہا ہوں کہ ہمیں وہ تمام چیزیں خود بنانا چاہئیں جو ہم درآمد کررہے ہیں، چین نے یہی کیا اور آج دیکھیں وہ کہاں پہنچ گیا ہے، ان سے پہلے جاپان نے بھی یہی پالیسی اختیار کی تھی، شرم کی بات ہے کہ ایک زرعی ملک ہو کر ہم گندم، چینی اور سبزیاں دالیں درآمد کررہے ہیں اور اربوں ڈالر اس میں خرچ کردیتے ہیں، ہمارے پاس ہزاروں ایکڑ زمین خالی پڑی ہے، جاگیر دار زرعی پیداوار کو نظر انداز کرکے سیاست میں لگے ہوئے ہیں اور ڈیویلپمنٹ فنڈز حاصل کرکے عیاشی کرتے ہیں، ملک کیا خاک ترقی کرے گا، یہ سب کچھ تعلیم کے فقدان کا نتیجہ ہے۔

آپ دیکھئے، ہم ایٹم بم اور میزائل، ٹینک، ہوائی جہاز بنالیتے ہیں مگر موبائل فون اور لیپ ٹاپ پر اربوں روپیہ ضائع کرتے ہیں، آج سے ۲۵ برس پہلے ہم اعلیٰ لیپ ٹاپ بناتے تھے اور مشورے وپیشکش کے باوجود ہمیں موبائل فون نہیں بنانے دیا گیا، ہم بناکر ٹیکنالوجی منتقل کردیتے اور حکومت کا زرمبادلہ بچ جاتا۔

دیکھئے، میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ کمیون سسٹم سے چین نے پورا فائدہ اٹھایا، ہمیں چاہئے کہ انقلابی، جنگی اصولوں کی بنیاد پر ملک میں خالی جگہوں پر سختی سے کاشتکاری کروائیں اور ملک کی معیشت کو بہتر بنائیں، یہاں بھی یورپ کی طرح بنیادی تعلیم لازمی ہونا چاہئے اور چھوٹے کاشتکاروں اور دکانداروں کے لئے مناسب کورسز ہونے چاہئیں۔

ایک طریقے سے چھوٹے کمیون سسٹم اس ملک کی حالت بدل سکتے ہیں، کمشنروں کو یہ اختیار دیدیں کہ وہ اپنے علاقوں میں جاکر غیر استعمال شدہ زمینوں کو کارآمد بنوائیں اور ملک کی بہتری کے لئے کام میں لائیں، آپ جاکر دیکھیں چین میں ۱۰۰ مربع فٹ پر بھی کاشتکاری ہوتی ہے لوگ اپنے استعمال کی سبزیاں لگالیتے ہیں اور

اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں اور رقم بھی بچالیتے ہیں، آپ یہاں موٹروے وغیرہ پر سفر کریں تو دیکھیں گے کہ ہزاروں ایکڑ زمین خالی پڑی ہے اور بعض جگہوں پر بارش کے پانی کے کٹاؤ سے بڑے ٹیلے اور گڑھے بن گئے ہیں، یہ چٹانیں نہیں ہیں نرم زمین ہے اس کو بہ آسانی ہموار کیا جاسکتا ہے اور کاشت کاری کے قابل بنایا جاسکتا ہے مگر وہی ضرب المثل ہے کہ بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے گا!

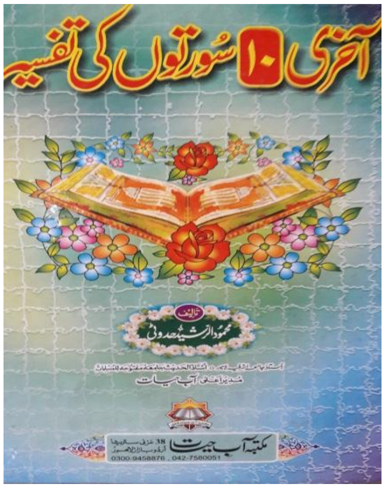
آخری ۱۰ سورتوں کی تفسیر
تالیف
محمود الرشید حدوٹی
مکتبہ آب حیات

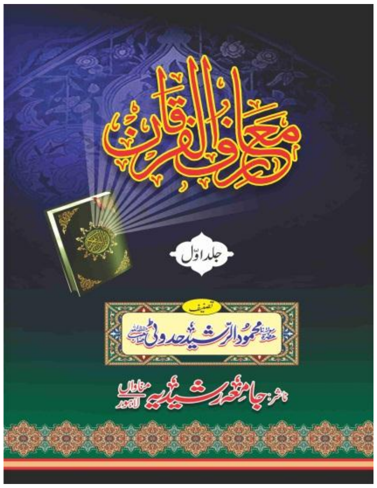
معارف القرآن
جلد اول
تصنیف
محمود الرشید حدوٹی

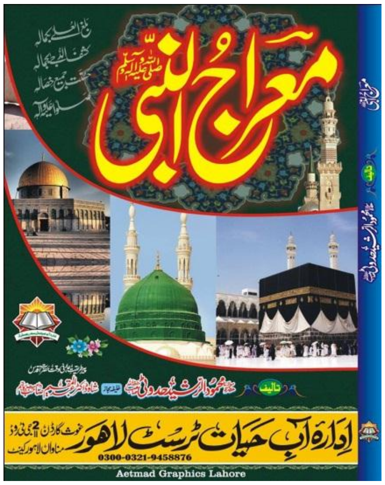
معراج النبی ﷺ
تالیف
محمود الرشید حدوٹی
ادارہ آب حیات ٹرسٹ لاہور
0300-0321-9458876
Aetmad Graphics Lahore

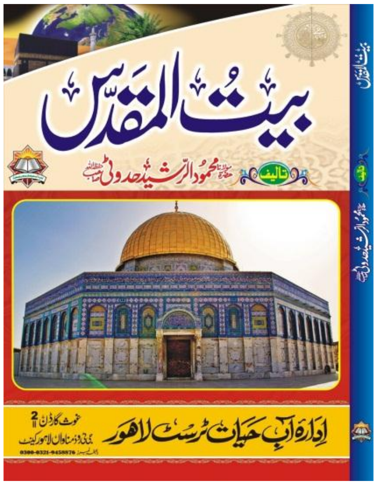
بیت المقدس
تالیف
محمود الرشید حدوٹی
ادارہ آب حیات ٹرسٹ لاہور

ضیاء الرحمان ضیاء

پنجاب اسمبلی

تحفظ بنیاد اسلام

اور دشمنان صحابہ کرام کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب

اسپیکر پنجاب اسمبلی چوہدری پرویز الٰہی کی کوششوں سے پنجاب اسمبلی نے تحفظ بنیاد اسلام ایکٹ متفقہ طور پر منظور کر لیا، اسپیکر سمیت بل کی حمایت کرنے والے تمام اراکین پنجاب اسمبلی خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ اس بل کے تحت اللہ تعالیٰ، خاتم النبیین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تمام انبیائے کرام علیہم السلام، خلفائے راشدینؓ، امہات المومنینؓ، اہل بیت اطہارؓ، تمام اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام آسمانی کتابوں، تمام فرشتوں کی توہین کرنے والے کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

اس بل کے نفاذ کا یہ فائدہ ہو گا کہ اس کے نفاذ کے بعد صوبہ پنجاب میں نہ تو متنازعہ اور گستاخانہ مواد پر مشتمل کوئی کتاب چھپ سکے گی اور نہ ہی کوئی لٹریچر شائع ہو سکے گا، اسپیکر پنجاب اسمبلی نے اس بل کو دین اسلام کی حفاظت اور سربلندی کے لیے سنگ میل قرار دیا ہے۔

بلاشبہ یہ بل اراکین پنجاب اسمبلی بالخصوص وزیر اعلیٰ عثمان بزدار اور اسپیکر پنجاب اسمبلی چوہدری پرویز الٰہی کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ انہوں نے ملک میں دین اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے جسے تمام کے تمام دینی

حلقوں اور عوام کی طرف سے سراہا جا رہا ہے۔ پنجاب میں بہت سی ایسی کتب پر پابندی لگا دی گئی ہے جن میں گستاخانہ مواد موجود تھا۔ ان کتب میں صرف دین اور مسلمانوں کی نمایاں شخصیات ہی نہیں بلکہ وطن عزیز پاکستان کے خلاف بھی بہت سی قابل اعتراض باتیں شامل تھیں۔

اس حوالے سے پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کے ایم ڈی رائے منظور ناصر نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے بتایا کہ پرائیویٹ اسکولوں میں پڑھائی جانے والی ⑩ ہزار کتابوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے، اس کام کے لیے ۳۰ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اور فوری طور پر بورڈ نے ۱۰۰ کتابوں پر پابندی عائد کر دی ہے۔

ان کتب میں جو صریح غلطیاں کی گئی تھیں ان کی نشاندہی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۳۱ پبلشرز کی ان ۱۰۰ کتب میں سے کسی کتاب میں قائداعظم اور علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش غلط درج ہے، کسی کتاب میں صحابہ کرامؓ کے بارے میں نامناسب الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، کسی کتاب میں آزاد کشمیر کو انڈیا کے نقشے میں دکھایا گیا ہے۔ جبکہ ایک کتاب میں مہاتما گاندھی کے قول کو شائع کیا گیا تھا اور پاکستان اور بھارت کا موازنہ کرتے ہوئے بھارت کی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

یہ وہ قابل اعتراض مواد تھا جس کے ذریعے وطن کے نونہالوں کی ذہنیت کو خراب کرنے کی کوششیں ہو رہی تھیں۔ ایسی کتب پر بہت پہلے پابندی عائد ہونے کے ساتھ آئندہ ان کی اشاعت پر پابندی کے لیے قانون سازی ہو جانی چاہیے تھی لیکن اب بھی اگر یہ عظیم اور انتہائی اہم کام ہو گیا تو بھی بہت غنیمت ہے۔ عوام اور علمانے بہت بڑے پیمانے پر اس قانون کا خیر مقدم کیا اور پنجاب اسمبلی کے اراکین کی

تعریف کی۔ اس قانون میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے فرقہ واریت کو ہوا ملے یا کسی کی دل آزاری ہو۔ اس کے باوجود گنتی کے چند افراد کی طرف سے اس پر تنقید کی جا رہی ہے اور وہ اسے رکوانے کے لیے اسپیکر پنجاب اسمبلی چوہدری پرویز الٰہی اور دیگر اہم عہدیداران سے رابطے کر رہے ہیں اور طرح طرح کی بے تکی دلیلیں دے کر انہیں قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ان کے چند اعتراضات یہ ہیں کہ توہین مذہب اور پیغمبر اسلامؐ کی شان اقدس میں توہین کا قانون پہلے سے ہی آئین میں موجود ہے تو اس قانون کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ پہلے سے موجود قانون پر جب آپ کو اعتراض نہیں ہے تو اب اس قانون پر کیوں اعتراض کر رہے ہیں؟ بس یوں سمجھ لیجیے کہ یہ اسی کو مزید پختہ کیا جا رہا ہے یا اس بھولے ہوئے سبق کی یاد دہانی ہے۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ قانون آئین کے آرٹیکل ۱۹، ۲۰ اور ۲۲۷ کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ ملک کا آئین ہر مسلک، فرقے اور مذہب کو اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا حق فراہم کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ملک کا آئین ہی تو توہین آمیز مواد کی اشاعت اور اسلام کی عظیم شخصیات کی توہین سے بھی منع کرتا ہے اور اس بل میں بھی تو یہی کہا گیا ہے۔ لہٰذا یہ آئین پاکستان کے عین مطابق ہے

تیسرا اعتراض یہ کیا جا رہا ہے کہ اس سے بیرون ممالک سے علمی کتب کی درآمد بند ہو جائے گی اور عوام جدید علوم اور دنیا کے تحقیقی لٹریچر سے محروم ہو جائیں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس قانون کے تحت صرف اسلامیات کی کتب، وہ بھی جن میں گستاخانہ اور غلط مواد شامل ہو، ان کی درآمد پر بلکہ ملک میں بھی شائع ہونے پر پابندی عائد ہوئی ہے۔ باقی کسی سائنسی اور جدید علوم پر مبنی کتب کی درآمد پر پابندی کی بات

کرنا صرف آپ کا تعصب اور عوام کا ذہن خراب کرنے کی کوشش ہے۔ باقی اس قانون میں ایسی کوئی بات نہیں۔

چوتھا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس قانون سے بنیادی انسانی حقوق پامال ہوں گے کیونکہ اس بل میں انسانی سوچ اور فکر پر قدغن عائد کیا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انسانی حقوق کے تحت کہیں بھی انسانی فکر اور سوچ کو اس حد تک آزادی حاصل نہیں کہ وہ دوسروں کے جذبات بالخصوص مذہبی جذبات مجروح کرنے کا باعث بنے۔ بلکہ دوسروں کو اس بات سے روکا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی مذہب یا مسلک سے تعلق رکھنے والے افراد کے جذبات کی قدر کریں اور اس حد تک نہ بڑھیں کہ دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچے اور یہ بات نزاع کا باعث بنے۔ اس بل میں بھی فقط مذہبی شخصیات کی توہین اور ان کا احترام کرنے کی تاکید کی گئی ہے تاکہ کوئی مواد ملک کی غالب بلکہ اغلب آبادی کے جذبات مجروح کرنے کا باعث نہ بنے۔

یہ بل بنیادی طور پر ملک کی بہت بڑی آبادی کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہے۔ لٰہذا ملک کی اکثریت کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے اب گورنر پنجاب کو چاہیے کہ وہ اس بل کو منظور کرنے میں دیر نہ کریں اور اس پر دستخط کر کے فوری طور پر نافذ کر دیں۔ اس طرح عوام اور دینی حلقوں میں تو آپ کا مقام بلند ہو گا لیکن عوام آپ کو اس کا اجر نہیں دے سکتے بلکہ اس کا اجر اللہ رب العزت ہی دے گا اور اس کا دیا ہوا اجر وانعام بہت ہی عظیم ہو گا۔

آپ کو اللہ تعالٰی نے ایک موقع عطا کیا ہے کہ آپ اس کے برگزیدہ بندوں کی ناموس کے تحفظ کا عظیم کارنامہ سرانجام دے کر اس کی بارگاہ میں سرخرو ہوں ۔

آزادی اور غلامی میں فرق

ممتاز صحافی، کالم نگار، اینکر پرسن حامد میر

یہ جنوری ۲۰۰۹ء کی ایک صبح تھی، میں نے غزہ کے القدس ہوٹل کے استقبالئے پر موجود عمر رسیدہ شخص سے کہا کہ مجھے ڈالروں کے عوض مقامی کرنسی چاہئے تاکہ ٹیکسی کا بندوبست کر سکوں، یہ عمر رسیدہ شخص میری طرح تمام رات کا جاگا ہوا تھا، ساری رات اسرائیلی طیارے القدس ہوٹل کے آس پاس بمباری کرتے رہے، جب ایک بم ہوٹل کے عقبی حصے میں گرا تو میں بھی اپنا کمرہ چھوڑ کر باہر آگیا تب یہ شخص مجھے لے کر ایک خندق میں گھس گیا، اس خندق میں پہلے سے کئی غیر ملکی صحافی پناہ لئے ہوئے تھے۔ ہم سب غزہ پر اسرائیلی حملوں میں شدت آنے کے بعد مصر کے راستے سے غزہ تک پہنچے تھے۔

تمام رات خندق میں گزار کر ہم اپنے اپنے کام پر نکلنے کی تیاری میں تھے، مجھے خان یونس جانا تھا جہاں اسرائیل نے ایک مسجد پر بمباری کی تھی اور خان یونس کے لئے ٹیکسی درکار تھی، استقبالئے پر موجود شخص نے سرگوشی کے انداز میں ٹوٹی پھوٹی اردو میں کہا کہ ہوٹل سے ڈالر تڑوانے کی بجائے بینک چلے جاؤ اچھا ریٹ ملے گا، میں نے پوچھا آپ نے اردو کہاں سے سیکھی؟ کہنے لگا بہت سال پہلے وہ دبئی کے ایک ہوٹل

میں ملازمت کرتا تھا وہاں پاکستانیوں سے میل جول رہا اس لئے اردو سیکھ لی لیکن پھر اُسے دبئی سے نکال دیا گیا۔

بہر حال اُس نے مجھے بینک فلسطین کا راستہ سمجھایا، میں نے بینک فلسطین کے کاؤنٹر پر سو ڈالر کا نوٹ رکھا، اندر سے میرا پاسپورٹ مانگا گیا، میں نے پاسپورٹ دکھا دیا جس کے بعد کاؤنٹر کے پیچھے سے میرے ہاتھ میں جو نوٹ تھمائے گئے وہ اسرائیلی شیکل تھے، میں حیران رہ گیا، بینک فلسطین کے پاس فلسطینی کرنسی نہیں تھی بلکہ اسرائیلی کرنسی تھی۔

مجھے پہلی دفعہ احساس ہوا کہ غلامی کیا ہوتی ہے اور آزادی کتنی بڑی نعمت ہے۔

شام کو میں اپنا کام مکمل کر کے ہوٹل واپس آیا تو استقبالئے پر موجودہ عمر رسیدہ شخص نے مسکراتے ہوئے کہا، ''حبیبی آئی ایم سوری'' میں نے پوچھا کیا ہوا؟ اُس نے کہا آپ ہمارے مہمان ہیں اور کل رات آپ ہوٹل کے کمرے کی بجائے خندق میں تھے، میں نے کہا کوئی بات نہیں، یہ کہہ کر میں آگے بڑھ گیا تو اُس نے پیچھے سے پھر آواز لگائی، ''حبیبی آئی ایم سوری''۔ میں نے پوچھا اب کیا ہوا؟ کہنے لگا ہو سکتا ہے آپ کو آج رات بھی خندق میں گزارنی پڑے اس لئے سات بجے سے پہلے پہلے کھانا کھا لیں، وہ رات بھی خندق میں گزری۔

جب سے متحدہ عرب امارات نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کا اعلان کیا ہے تو پاکستانیوں سے کہا جا رہا ہے کہ جذباتیت چھوڑو اور حقیقت پسندی کے ساتھ زندگی گزارنا سیکھو، جذباتیت کے طعنے کے پیچھے یہ مشورہ چھپا ہوتا ہے کہ اگر مصر، اردن اور متحدہ عرب امارات نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے تو پاکستان بھی تسلیم کر لے کیونکہ پاکستان کو بہت فائدہ ہو گا۔

جب میں پوچھتا ہوں کہ ترکی نے تو ۱۹۴۹ء میں اسرائیل کو تسلیم کر لیا تھا ترکی کو یورپی یونین کی رکنیت کیوں نہ ملی؟ کوئی جواب نہ بن پڑے تو اپنے آپ کو بہت حقیقت پسند قرار دینے والے صاحبانِ دانش کہتے ہیں آپ اتنے جذباتی کیوں ہو رہے ہیں؟ فلسطینیوں نے کشمیر پر پاکستان کی کبھی حمائت نہیں کی تو آپ فلسطینیوں کے لئے اتنے جذباتی کیوں ہو رہے ہیں؟

پاکستان ٹیلی ویژن پر اویس توحید صاحب کے پروگرام میں ایک سابق سفارتکار بار بار اسرائیل سے سفارتی تعلقات کی مخالفت کرنے والوں کو جذباتیت کے طعنے دے رہے تھے، جب میں نے پوچھا کہ کیا علامہ اقبالؒ اور قائداعظمؒ بھی جذباتیت کا شکار تھے کیونکہ ان دونوں نے اسرائیل کی بہت مخالفت کی تھی تو یہ سفارتکار خاموش ہو گئے۔

اسرائیل کی مخالفت کا مطلب یہودیوں سے دشمنی نہیں ہے، دنیا میں نوم چوسکی سمیت کئی پڑھے لکھے یہودی اسرائیلی ریاست کے ناقد ہیں، میں نے ۱۹۹۴ء میں سوئٹزرلینڈ کے شہر ڈیووس میں اسرائیلی وزیر خارجہ شمعون پیریز کا انٹرویو کیا تھا لیکن ۲۰۰۶ء میں لبنان اسرائیل جنگ اور ۲۰۰۹ء میں اسرائیل کی غزہ میں بمباری کو قریب سے دیکھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ اگر مسئلہ فلسطین پر اقوام متحدہ کی قراردادوں کو نظر انداز کیا گیا تو مشرق وسطیٰ میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا اور مشرق وسطیٰ میں امن قائم نہ ہوا تو عام مسلمانوں اور مغرب کے تعلقات ٹھیک نہیں ہو سکتے۔

متحدہ عرب امارات نے ایران کی دشمنی میں اسرائیل سے اتحاد قائم کیا ہے، پاکستان کے ایران سے بہت مثالی تعلقات نہیں ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم کچھ عرب بادشاہوں کو خوش کرنے کے لئے علامہ اقبالؒ اور قائداعظمؒ کے نظریات

کو چھوڑ کر ڈونلڈ ٹرمپ کے یس مین بن جائیں۔

میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاتا، صرف اتنا عرض کروں گا کہ جب ۱۹۳۶ء میں فلسطین میں خانہ جنگی شروع ہوئی تو برطانوی حکومت نے ایک رائل کمیشن بنایا اور فلسطین کو تقسیم کرنے کی تجویز پیش کی، رائل کمیشن کی رپورٹ پر علامہ اقبالؒ نے ۳ جولائی ۱۹۳۷ء کو ایک بیان جاری کیا جس میں فلسطین کی تقسیم کو مسترد کرتے ہوئے عربوں کو مشورہ دیا گیا کہ وہ اپنے بادشاہوں پر اعتماد نہ کریں کیونکہ یہ بادشاہ فلسطین پر کوئی درست فیصلہ کرنے کے قابل نہیں۔ (بحوالہ مکاتیب اقبال)

7اکتوبر کو علامہ اقبالؒ نے قائداعظمؒ کے نام خط میں اصرار کیا کہ مسلم لیگ کے اجلاس میں فلسطین کے لئے قرارداد منظور کی جائے، اس خط میں انہوں نے لکھا کہ ایشیا کے دروازے پر ایک مغربی چھاؤنی کا مسلط کیا جانا اسلام اور ہندوستان دونوں کے لئے پُر خطر ہے اور میں اس سلسلے میں جیل جانے کے لئے تیار ہوں، کچھ دن بعد آل انڈیا مسلم لیگ نے لکھنؤ میں اپنے ۲۵ ویں سالانہ اجلاس میں فلسطینیوں کے حق میں قرارداد منظور کی۔ ایسی ہی ایک قرارداد ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں منظور کی گئی، ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ کو اقوام متحدہ نے فلسطین کی تقسیم کی قرارداد منظور کی تو قائداعظم نے ۸ ستمبر ۱۹۴۷ء کو امریکی صدر ٹرومین کے نام خط بھیجا اور اقوام متحدہ کی قرارداد پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ فلسطین کے متعلق اپنی پالیسی پر نظرثانی کریں۔ جب اسرائیل نے پاکستان سے سفارتی تعلقات کی درخواست کی تو قائداعظم نے یہ درخواست نظرانداز کر دی، ۱۹۵۱ء میں مفتی اعظم فلسطین امین الحسینی پاکستان آئے اور لائن آف کنٹرول پر (اوڑی سیکٹر) چودھری غلام عباس کے ساتھ کھڑے ہو کر کشمیریوں کی حمائت کا اعلان کیا۔ (مطبوعہ روزنامہ جنگ)

ریاست مدینہ اور شراب کا لائسنس

مرتب: خطاط عبدالرشید قمر

ہمارے حکمران کس طرح قرآنی آیات پڑھ کر اپنے کو علمبردار اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ایاک نعبد وایاک نستعین کی دلربا صدا سے اپنے کو علمبردار توحید ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر جب یہی حکمران اس وقت قرآنی آیات طاقِ نسیان کر دیتا ہے جب ایک صنف نازک کی زلف کا اسیر بن جاتا ہے، پھر خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہو کر اقبال کی روح کو تڑپاتا ہے کہ تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من۔

یہی حکمران اپنے کو عاشق رسول کہلوانے کے لیے پاکستان کو مدینہ جیسی ریاست بنانے کے راگ دن رات الاپتا دکھائی دیتا ہے، مگر جب مدینہ کے والی اور غریبوں کے مولا کو خاتم النبیین کہنے کا موقع آتا ہے تو اس کی زبان یوں پھسل جاتی ہے جیسے ہزاروں من سرسوں کے

تیل اور درجنوں کیلوں کے چھلکوں پر اس کا پاؤں آگیا ہو۔

یہی حکمران پاکستان کو عروج پر لے جانے اور پاکستانیوں کی عظمت کو چار چاند لگانے کے بلند بانگ دعوے کرتا نہیں تھکتا، رشوت ستانی اور کرپشن کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے دعوؤں کی بنیاد پر ایک منتخب حکومت کو عدمِ استحکام سے دوچار کیا اور ملکی معیشت کی چولیں تک ہلا ڈالیں۔

پاکستان کے چاروں صوبوں کے سینکڑوں اضلاع اور تحصیلوں سے منتخب ہو کر اقتدار میں آنے والوں کو وزارتوں کے قلمدان نہیں سونپے گئے، اگر اقتدار کی چکی کے پاٹ گھمائے گئے تو ان لوگوں کے ہاتھ میں پھرکی تھمائی گئی جن کی دہری شہریت کے چرچے زبان زدعام وخاص ہیں، جنہوں نے ملکی سلامتی داؤ پر لگادی ہے، جن پر بڑا مان اور فخر کیا جاتا تھا وہ رشوت ستانی اور کرپشن کے میگا پراجیکٹس میں مجرم پائے گئے۔

اب مدینہ کی ریاست کے نام نہاد دعویداروں نے شراب کے پرمٹ جاری کر دیے، جو میرے خیال میں انہیں لے ڈوبیں گے، ان کی فہم وفراست، طرز حکمرانی پر ماتم کرنے کو جی کرتا ہے، وطن عزیز کے معروف کالم نگار جناب جاوید چوہدری نے تو گویا ہمارے دلی جذبات کی درست ترجمانی کی ہے، میں ان کے رشحات قلم قومی اخبار ایکسپریس کے شکریہ کے ساتھ یہاں نذر قارئین کرتا ہوں، یقیناً اس تحریر میں پڑھنے والوں اور عقل وخرد رکھنے والوں کے لیے بہت کچھ ہے۔

جاوید لکھتے ہیں سید تسنیم عباس نقوی منڈی بہاؤالدین سے تعلق رکھتے ہیں، یہ صاحب عرف عام میں بوگے شاہ کہلاتے ہیں، بوگے شاہ نے ۲۵ سال قبل ائیر پورٹس کی پارکنگ کے ٹھیکے لینا شروع کیے تھے، اس زمانے میں پارکنگ کا سسٹم

اچھا نہیں ہوتا تھا، لہذا یہ لوگ ڈنڈا مار کے نام سے مشہور ہو گئے، یہ لوگوں کو پھینٹی لگا کر پارکنگ فیس وصول کرتے تھے، بوگے شاہ کا کام چل پڑا اور پاکستان کے تمام ائیر پورٹس کی پارکنگ کے ٹھیکے آہستہ آہستہ بوگے شاہ کی کمپنی تسنیم شاہ نقوی اینڈ کو نے لے لیے، ان کی اس کام میں مناپلی ہو گئی اور یہ دیکھتے ہی دیکھتے کروڑوں میں کھیلنے لگے، یہ اس دوران برطانیہ کے دورے بھی کرنے لگے وہاں انہوں نے انویسٹمنٹ کی بیس پر برطانیہ کی شہریت بھی حاصل کر لی، (آپ اگر خوش حال ہیں تو آپ بھی یورپ، برطانیہ یا امریکا کے بینکوں میں دس بیس کروڑ روپے ٹرانسفر کر کے فیملی امیگریشن لے سکتے ہیں)

بہر حال بوگے شاہ نے بھی یہ راستہ استعمال کیا اور کامیاب ہو گئے، نقوی صاحب ائیر پورٹس پر کام کرتے تھے چنانچہ انہیں ۲۰۰۸ء میں معلوم ہوا کہ حکومت ائیر پورٹس پر فائیو سٹار اور فور سٹار ہوٹل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، یہ ایک اچھی بزنس اپرچیونٹی تھی لہذا نقوی فیملی نے فوری طور پر برطانیہ میں یونیکارن پریسٹیج لمیٹڈ کے نام سے کمپنی رجسٹر کرا لی، اس کمپنی کے پانچ ڈائریکٹرز ہیں اور یہ تمام بوگے شاہ کی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں، کمپنی ۲۰۰۹ء میں رجسٹرڈ ہوئی۔

لاہور میں ۲۰۰۹ء میں ائیر پورٹ پر فائیو سٹار ہوٹل کے پلاٹ کی نیلامی ہوئی، نقوی فیملی یونیکارن پریسٹیج لمیٹڈ کے نام نیلامی میں شریک ہوئی، ہوٹل کا پلاٹ خریدا، قبضہ لیا اور ہوٹل کی تعمیر شروع کر دی، یہ خود کو فارن کمپنی اور فارن انویسٹر ڈکلیئر کرتے تھے جب کہ یونیکارن پریسٹیج کے تمام ڈائریکٹرز پاکستانی ہیں اور ان کے مستقبل اور سابقہ پتے منڈی بہاؤالدین کے ہیں۔

یو کے میں کمپنی صرف رجسٹرڈ ہوئی تھی، آج بھی یونیکارن کے سی ای او

سید جمیل عباس نقوی ہیں، نقوی برادرز نے ہوٹل کی تعمیر کے دوران سوئٹزرلینڈ کی ہوٹل اینڈ ریزارٹس کی کمپنی سوئس انٹرنیشنل کی فرنچائز لے لی اور اپنے ہوٹل کو ہوٹل رائل سوئس کا نام دے دیا، یہ ۳۰۲ کمروں کا ہوٹل ہے اور یہ لاہور ائرپورٹ پر واقع ہے۔

یہ سلسلہ اس حد تک ٹھیک تھا لیکن پھر نقوی فیملی نے ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کو شراب کے لائسنس کی درخواست دے دی، صوبوں میں ایکسائز ڈیپارٹمنٹ ایک بدنام محکمہ ہوتا ہے، کیوں؟ کیونکہ صوبے کے زیادہ تر ٹیکس اکٹھے کرنا ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے، یہ محکمہ پراپرٹی ٹیکس بھی جمع کرتا ہے، ہوٹل ٹیکس بھی اور گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس بھی، لہذا ایمان دار اور سمجھ دار حکومتیں ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کا ڈی جی انتہائی سوچ سمجھ کر لگاتی ہیں۔

ہمیشہ اس عہدے پر ایمان دار اور تگڑے افسر لگائے جاتے ہیں لیکن عثمان بزدار (وزیر اعلیٰ پنجاب) کیونکہ وسیم اکرم پلس (سابق کپتان کرکٹ قومی ٹیم) ہیں، چنانچہ آج پنجاب کے زیادہ تر محکمے دیہاڑی داروں کے قبضے میں ہیں، وزیر اعلیٰ کے ایک افسر پوری پنجاب بیوروکریسی میں ٹیکا کے نام سے متعارف ہیں، یہ روز شام سات بجے سے رات گیارہ بجے تک وزیر اعلیٰ کے ساتھ ہوتے ہیں اور ان سے درجن درجن بھر تعیناتیاں کرا کر واپس آتے ہیں۔

آپ پنجاب کے کسی افسر سے صوبے میں تعیناتی کا ریٹ پوچھ لیں وہ آپ کو انگلیوں پر گن کر بتا دے گا، بس اس خرید و فروخت سے صرف ایک بندہ ناواقف ہے اور وہ ہے عمران خان! (وزیر اعظم پاکستان)

پولیس کی تعیناتیاں لاہور کی ایک خاتون کراتی ہیں، یہ ایس ایچ او تک لگوا دیتی ہیں، جبکہ ڈی ایم جی کے اختیارات ٹیکا جی کے پاس ہیں، ایکسائز ڈیپارٹمنٹ

جب اس لوٹ مار میں مشہور ہوا تو وزیر اعلیٰ نے اکرم اشرف گوندل نام کے ایک پروموٹی افسر کو ڈی جی بنا دیا۔

اکرم اشرف کو چودھری برادران نے بھرتی کرایا تھا، میں آپ کو اس تعیناتی کا مقصد آگے چل کر بتاؤں گا، بہرحال اکرم اشرف گوندل ڈی جی ایکسائز تعینات ہو گئے اور چند دن بعد یونیکارن پریسٹیج لمیٹڈ کی طرف سے شراب کے لائسنس کی درخواست آ گئی، لاہور کے چار ہوٹلوں کے پاس اس وقت یہ لائسنس موجود ہے لیکن یہ تمام لائسنس پرانے ہیں، ۱۹۹۷ء کے بعد ایکسائز ڈیپارٹمنٹ نے کسی ہوٹل کو شراب کی فروخت کا لائسنس جاری نہیں کیا، اکرم اشرف گوندل کم زور افسر ہیں اور یہ وزیز اعلیٰ کے ممنون بھی تھے لیکن شراب کا لائسنس ان کے قد کاٹھ سے بڑا کام تھا لہٰذا یہ فائل روک کر بیٹھ گئے، اس دوران انہیں وزیر اعلیٰ کے آفس کی طرف سے ہدایات موصول ہونا شروع ہو گئیں لیکن یہ حکم ٹالتے رہے، وزیر اعلیٰ کے سٹاف نے انہیں چھ مرتبہ سی ایم آفس بلایا۔

دو دو گھنٹے بٹھائے رکھا اور پھر وزیر اعلیٰ نے انہیں خود لائسنس جاری کرنے کا حکم دے دیا مگر یہ آئیں بائیں شائیں کرتے رہے، یہ وزیر اعلیٰ کو سمری بھی پُٹ کرنا چاہتے تھے لیکن وزیر اعلیٰ نے انہیں سختی سے روک دیا، اکرم اشرف کو حکم دیا گیا یہ اپنی اتھارٹی استعمال کر کے لائسنس جاری کر دیں، ڈی جی دباؤ میں آ گیا اور اس نے یونیکارن پریسٹیج کو شراب فروشی کا لائسنس جاری کر دیا۔

تاہم اس نے ایک چالاکی یہ کی کہ اس نے سمری لکھ کر وزیر اعلیٰ کے آفس بھجوا دی، میں نے یہ لائسنس جاری کر دیا ہے، صرف وزیر اعلیٰ کو اطلاعاً مطلع کر رہا ہوں، وزیر اعلیٰ آفس نے جواب میں لکھا یہ آپ کی اتھارٹی ہے، آپ نے یہ فائل ہمیں بھجوائی؟ اور فائل واپس بھجوا دی، شراب کا لائسنس دو پارٹنرز کو جاری

کیا گیا تھا، یونیکارن پریسٹیج اور گوربچن سنگھ پنجاب میں کوئی بھی اس گوربچن سنگھ نامی شخص کو نہیں جانتا، یادرہے شراب کا لائسنس صرف فور اور فائیو سٹار ہوٹلز کو دیا جا سکتا ہے کسی فرد کو نہیں۔

لہذا اس کیس میں یہ ایک خلاف ورزی تھی، ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کا خیال ہے گوربچن سنگھ لائسنس جاری کرانے والے طاقت ور شخص کا فرنٹ مین ہے اور وہ کون ہے؟ یہ قوم کو اب نیب ہی بتائے گا، یونیکارن پریسٹیج نے لائسنس کے لیے یہ دعویٰ بھی کیا تھا یہ ہوٹل انٹرنیشنل چین ہے اور کمپنی برطانیہ سے تعلق رکھتی ہے جبکہ کمپنی کے تمام مالکان منڈی بہاؤالدین سے متعلق ہیں اور ہوٹل انٹرنیشنل چین کی بجائے سوئس انٹرنیشنل کی فرنچائز ہے اور سوئس انٹرنیشنل بھی زیادہ پرانی کمپنی نہیں، یہ ۳۰ سال قبل بنی تھی اور یہ ہوٹل کی ٹاپ ۱۰۰ چینز میں بھی شمار نہیں ہوتی لہذا یہ ہوٹل غیر ملکی ہے، نہ ہوٹل چلانے والی کمپنی اور نہ اس کے مالکان، دوسرا یہ کہ اس ہوٹل میں ٹھہرنے والے ننانوے فیصد لوگ پاکستانی اور مسلمان ہوتے ہیں۔

چنانچہ سوال یہ ہے کہ یہ لائسنس پھر کیوں جاری کیا گیا؟ اور عثمان بزدار جیسے وسیم اکرم پلس مدینہ کی ریاست میں اس کے لیے کریز سے باہر کیوں نکلتے رہے؟ اس سوال کے دو جواب ہیں، نیب کی اطلاعات کے مطابق یہ لائسنس پانچ کروڑ روپے یا سات کروڑ روپے ادا کر کے لیا گیا تھا، یہ رقم کس نے، کس کو، کہاں اور کس وقت دی یہ بھی معلوم ہو چکا ہے۔

ڈی جی ایکسائز اکرم اشرف اس کیس میں وعدہ معاف گواہ بننے کے لیے تیار ہیں، یہ نیب کو ان تمام لوگوں کے نام بھی بتانے کے لیے رضا مند ہیں جنہوں نے لائسنس کے لیے ان پر دباؤ ڈالا تھا، یہ صاف کہہ رہے ہیں مجھے جب چیف منسٹر خود بلا کر کہے گا تو میں کیسے انکار کر سکتا ہوں، دوسرا یہ کام کسی پارٹنر نے کرایا؟ اور گوربچن سنگھ جیسا نامعلوم شخص اس کا فرنٹ مین ہے چنانچہ میرا خیال ہے یہ کیس عثمان

بزدار کو لے کر بیٹھ جائے گا، یہ ایشو اگر کھل گیا تو عمران کے صادق اور امین وزیر اعلیٰ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے اور اگر نیب یہ فائل بند کر دیتا ہے تو ثابت ہو جائے گا کہ نیب حکومت کی فائلیں جان بوجھ کر نہیں کھولتا لہذا خطرہ دونوں طرف موجود ہے، اس ایشو میں وزیر اعلیٰ یا نیب دونوں میں سے کسی ایک کو نقصان ہو گا، تاریخ میں اگر کسی نے کسی دن عثمان بزدار کے بارے میں لکھنا شروع کیا تو وہ ایک فقرے میں ساری کہانی بیان کر دے گا کہ عمران خان کی ضد عثمان بزدار عمران خان حکومت کا سب سے برا فیصلہ تھا۔

لیکن عمران خان اپنی اُفتاد طبع کی وجہ سے اس غلط فیصلے پر ڈٹ گئے اور یوں یہ فیصلہ حکومت کے گلے کا ڈھول بن گیا، آپ کسی دن تحقیق کر لیں آپ وزیر اعلیٰ آفس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کی حماقتیں سن کر کانوں کو ہاتھ لگائیں گے، پسماندہ علاقہ، ناتجربہ کاری یا کم ذہانت طعنہ نہیں ہوتی، دنیا میں بے شمار ایسے نابغہ روزگار لوگ موجود ہیں جن کا تعلق پسماندہ علاقوں سے تھا لیکن انہوں نے کمال کر دیا تاہم پوری دنیا حیران ہے کہ عمران خان کو عثمان بزدار میں کون سا ایسا ٹیلنٹ نظر آیا تھا جس سے بزدار صاحب خود بھی ناواقف تھے؟

پنجاب ساڑھے گیارہ کروڑ لوگوں کا صوبہ ہے، پورے یورپ میں ایک بھی ایسا ملک نہیں جس کی آبادی پنجاب سے زیادہ ہو اور آپ نے یہ پورا صوبہ اٹھا کر ایک ایسے شخص کے حوالے کر دیا جس نے آج تک کراچی نہیں دیکھا، جس کا کوئی انتظامی تجربہ نہیں تھا، جو نہ پڑھ سکتا ہے اور نہ بول سکتا ہے، جو ایس ایچ او تک کی پوسٹنگ میں ان والو ہو جاتا ہے اور جس پر دھڑا دھڑ کرپشن کے الزامات بھی لگ رہے ہیں، وزیر اعظم کو پہلے دن سے سب سمجھا رہے ہیں آپ فیصلے پر نظر ثانی کر لیں، پنجاب کنگ میکر ہے۔

اگر پارٹی پنجاب میں مار کھا گئی تو اس کی کمر ٹوٹ جائے گی لیکن عمران خان کا صرف ایک ہی جواب ہے یہی چراغ جلے گا تو روشنی ہو گی، چنانچہ آج بات اس موڑ تک آپہنچی ہے کہ یہ پتھر پوری کشتی کے لیے خطرہ بن گیا ہے، آج اگر عمران خان اپنے وسیم اکرم پلس سے دست بردار نہیں ہوتے تو کشتی کے اندر کا پانی پوری کشتی کو ڈبو دے گا، میں نجومی نہیں ہوں لیکن اب اندھوں کو بھی دیوار پر لکھا نظر آرہا ہے، آنے والے چند ہفتے عثمان بزدار اور عمران خان دونوں کے کیریئر کا مشکل ترین دور ثابت ہوں گے، مدینہ کی ریاست میں شراب کا لائسنس انہیں لے کر بیٹھ جائے گا۔ (روزنامہ ایکسپریس)

ہمیں یہ بات سوچنا چاہیے کہ حکمرانوں کے لیے کوئی شخص اس قدر مجبوری کیوں بن جاتا ہے کہ وہ اسے اس مقام سے ہٹا کر دوسرا شخص لانے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں یا اپنے سارے نظام کی بساط لپٹ جانے کا خوف محسوس کرتے ہیں اور یوں اپنے غلط فیصلوں پر ڈٹ جاتے ہیں، پھر اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔

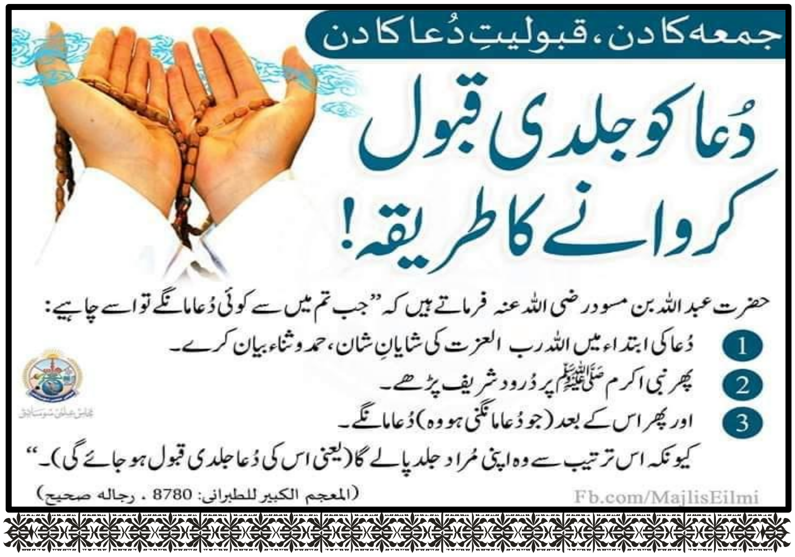
جمعہ کا دن، قبولیتِ دُعا کا دن
دُعا کو جلدی قبول کروانے کا طریقہ!

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "جب تم میں سے کوئی دُعا مانگے تو اسے چاہیے:

1. دُعا کی ابتداء میں اللہ رب العزت کی شایانِ شان، حمد و ثناء بیان کرے۔
2. پھر نبی اکرم ﷺ پر دُرود شریف پڑھے۔
3. اور پھر اس کے بعد (جو دُعا مانگنی ہو وہ) دُعا مانگے۔

کیونکہ اس ترتیب سے وہ اپنی مُراد جلد پا لے گا (یعنی اس کی دُعا جلدی قبول ہو جائے گی)۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی: 8780 ، رجالہ صحیح)

Fb.com/MajlisEilmi

اسلام میں تفریح کا تصور ②

مولانا حافظ محمد اشفاق قصوری

دوسری جگہ ارشاد ہے:

فَرِحِیۡنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ (آل عمران ۳ :۱۷۰)

جنتی لوگ خوش ہوں گے، ان نعمتوں پر جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے عطا کی ہیں۔

ایک حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قال ابن وهب، وأخبرنا يحى بن أيوب، عن عقيل، عن ابن شهاب، أنه كان يقول: «روحوا القلوب ساعة وساعة»(تفسیرقرطبی، جامع بیان العلم و فضله ١،٦٦٣ »

(کہ دلوں کو وقتاً فوقتاً خوش کرتے رہا کرو۔)

مزاح کا شرعی حکم: اسلام کے تصور تفریح کی اساس قرآنی تعلیمات اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے، جس میں حلال و حرام، شرم و حیا اور اخلاقی پابندیوں کو اہم مقام حاصل ہے، ہمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی نمونہ ہے، آپ جہاں ایک طرف اتنی نمازیں پڑھتے تھے کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا تھا وہیں آپ صحابہ کرامؓ سے ہنسی مذاق اور دل لگی بھی کرتے تھے، اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ اسلام سستی اور کاہلی کو ناپسند اور چستی اور خوش طبعی کو پسند کرتا ہے، شریعت کی

تعلیمات اس امر کا تقاضا کرتی ہیں کہ مسلمان شریعت کے تمام احکام پر خوشی خوشی عمل کرے، یہ عمل تنگ دلی کے ساتھ نہ ہو کیوں کہ سستی اور تنگ دلی کے ساتھ عبادات کو انجام دینا نفاق کی علامت ہے۔

باری جل وعلا نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى《 النساء ۴ :۱۴۲》

منافقین جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی اور کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں۔

سستی اور کاہلی بے جا فکر مندی اتنی ناپسندیدہ چیز ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان امور سے پناہ مانگی ہے، اسی لیے آپ ﷺ دعا فرماتے تھے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رسول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَالْمَغْرَمِ، وَالْمَأْثَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِن عَذَابالنَّار《ابوداود, سلیمان بن الاشعث بن إسحاق سجستانی (المتوفى: 275ھ) سنن أبي داود. بيروت: المكتبۃ العصريہ صيدا. رقم الحديث 4990)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں سستی و کاہلی، بڑھاپے، قرض اور معصیت (گناہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور مسیح دجال کے شر و فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اسی طرح صحابہ کرامؓ بھی آپس میں ہنستے کھیلتے اور دل لگی کی باتیں کرتے تھے، کیونکہ تفریح کرنا کوئی ناجائز کام نہیں بشرطیکہ اسے مستقل عادت نہ بنالیا جائے کہ آدمی اپنی ذمہ داریوں سے غفلت برتنے لگے اور یہ بھی مناسب نہیں کہ لوگوں کو ہنسانے کی خاطر جھوٹ سے کام لے ، حدیثِ نبوی ﷺ ہے،

حدثني أبي، عن أبيه، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «ويل للذى يحدث فيكذب ليضحك به القوم، ويل له ويل له

معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا، تباہی ہے اس کے لئے جو بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس سے لوگوں کو ہنسائے، تباہی ہے اس کے لئے، تباہی ہے اس کے لئے۔ (ابوداؤد)

اسی طرح یہ بھی صحیح نہیں کہ وہ لوگوں کی قدر و منزلت اور عزت کا خیال نہ رکھے اور ان کا مذاق اڑانے لگے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ) الحجرات۴۹: ۱۱)

اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔

اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تمام تر عظمت و رفعت اور شان و شوکت کے باوجود، بسا اوقات اپنے جاں نثاروں اور نیاز مندوں سے مزاح فرماتے تھے، ذیل کی احادیث سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پر شفقت مزاح کس طرح ہوا کرتا تھا۔

(سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزاح کی چند مثالیں)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ

عن أبي هريرة قال: قالوا: يا رسول الله، إنك تداعبنا، قال: «إني لا أقول إلا حقا«ابوداؤد»

”میں مزاح میں بھی حق بات ہی کہتا ہوں (یعنی اس میں کوئی بات غلط اور باطل نہیں ہوتی)“

عن أنس بن مالك، أن رجلاً استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: «إني حاملك على ولد الناقة» فقال: يا رسول الله، ما أصنع بولد الناقة؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «وهل تلد الإبل إلا النوق؟

انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سواری طلب کی، آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا، اس نے کہا کہ یارسول اللہ ! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کا بچہ ہی تو ہوتا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا کہ بڑھیا جنت میں نہیں جائے گی، اس بے چاری نے عرض کیا ان بوڑھیوں میں کیا ایسی بات ہے جس کی وجہ سے وہ جنت میں نہیں جاسکیں گی، وہ بوڑھی قرآن خواں تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی؟ (ابوداؤد)

إِنَّآ أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَآءً ا فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا) الواقعہ ۵۶:۳۶)

کہ جنت کی عورتوں کی ہم نئے سرے سے نشوونما کریں گے اور ان کو نوخیز دوشیزائیں بنادیں گے۔

متن قرآن کے خلاف سازش

از: مولانا محمد جہان یعقوب استاذ جامعہ بنوریہ کراچی

راقم ان دنوں سفر پر ہے۔ نوشہرو فیروز کی ایک مسجد میں اکثر نماز پڑھنے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ سائیں ممتاز عباسی اس مسجد کے صف اول کے نمازیوں میں سے ہیں۔ آپ انھیں اس مسجد کا کھونٹا کہیں تو غلط نہیں ہوگا۔ ان سے اچھی یاد اللہ ہے۔ کئی برس قبل چندروز کا سفر بھی ان کے ساتھ ہوا تب سے تعلق اور مضبوط ہو گیا، بزرگوں کے صحبت یافتہ اور قرآن فہمی کا اچھا ذوق رکھتے ہیں۔ اکابر کی تفاسیر ذیل مطالعہ رکھتے ہیں۔ اکثر میراا اور ان کا موضوع گفتگو بھی یہی رہتا ہے۔

آمدم بر سر مطلب! اس ملاقات میں انھوں نے دو فکر انگیز باتوں کی طرف توجہ دلائی، ایک تو یہ کہ علمی کتاب گھر کی طرف سے حفظ کرنے والے بچوں کے لیے تیسیواں سپارہ شائع ہوا ہے۔ جس میں ترتیب معکوس اختیار کی گئی ہے یعنی ایک سو چودھویں سورت سورۃ الناس پہلے اور سورہ نبا آخر میں (جیسا کہ آپ تصویر میں

دیکھ سکتے ہیں) بچوں کی آسانی کے لیے معکوس ترتیب سے پڑھانا تو عام اور متداول ہے لیکن معکوس ترتیب کے ساتھ طباعت کی شاید یہ پہلی مثال ہے. اگر یہ سلسلہ چل پڑا تو اسلاف سے جو ترتیب چلی آرہی ہے اور جو اجماع کے درجے میں ہے وہ رفتہ رفتہ اپنی اہمیت کھو بیٹھے گی. اس سلسلے میں اہل علم کو توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ اس رجحان کی حوصلہ شکنی ہو اور علمی کتاب گھر کو اس حوالے سے فوری تنبیہ کی جائے تاکہ وہ یہیں پر رک جائے۔

اور دوسرے ناشرین ان کی نقالی میں اس طریقے کو اختیار نہ کریں. آخر میں جن حضرات کی تصدیق ہے (جیسا کہ آپ تصویر میں دیکھ سکتے ہیں) ان سے بھی جواب طلبی کی جائے کہ انھوں نے کون سے جواز کی بنیاد پر یہ تصدیق کی ہے!

دوسری چیز جس کی طرف ممتاز صاحب نے توجہ دلائی وہ یہ کہ قرآن مجید کے نسخوں پر سورۃ الناس اور سورۃ الفلق کے ساتھ "مدنیہ" لکھا جاتا ہے. قرائے کرام بھی بچوں کو یہی یاد کراتے ہیں حالانکہ یہ دونوں سورتیں مدنی ہیں. یہ تاج کمپنی کے کسی ابتدائی نسخے کی غلطی ہے جس کی دوسرے ناشرین نے بلا سوچے سمجھے اتباع کی ہے. دلیل کے طور پر انھوں نے امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان رحمہ اللہ کے تفسیری افادات پر مشتمل کتاب ذخیرۃ الجنان کی جلد نمبر اکیس پیش کی جس میں حضرت نے یہی نشان دہی فرمائی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ تاج کمپنی والوں کی توجہ اس جانب مبذول کرائی گئی مگر انھوں نے تصحیح نہیں کی۔

بعد میں تفسیر ابن کثیر اور تفسیر معارف القرآن از مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی مراجعت کی تو معلوم ہوا کہ ان حضرات نے بھی ان سورتوں کو مدنی لکھا ہے. خود ان سورتوں کے شان نزول سے بھی ان کے مدنی ہونے کی تائید ہوتی ہے کیونکہ خاتم

المرسلین تاج دار انبیاء سید الانس والجان حضور اکرم ﷺ پر جادو مدینے کے یہودیوں نے کیا تھا۔

سوال یہ ہے کہ آخر تاج کمپنی کی طرف سے اس قدر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیوں کیا گیا. ان کا زر کثیر زیادہ اہم ہے یا ایک حقیقت کا درست طریقے سے منظر عام پر آنا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ بار بار ہر سطح اور ہر فورم سے اس سلسلے میں آواز اٹھائی جائے. قرآن بورڈ جیسے ادارے اس حوالے سے ایکشن لیں. وزارت مذہبی امور کی توجہ مبذول کرائی جائے. اگر اس طرز کی کوشش ہوئی تو کوئی بعید نہیں کہ تاج کمپنی اپنے نسخوں میں درستی نہ کرے اور ناشرین قرآن اس حوالے سے ذمے داری کا مظاہرہ نہ کریں۔

ظلم پر خاموشی عذابِ الٰہی کا سبب
وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ
”اور اُس آزمائش سے ڈرو جو صرف تم میں سے ظالموں کو ہی نہیں پہنچے گی (بلکہ اس ظلم کا ساتھ دینے والے اور اس پر خاموش رہنے والے بھی اسی عذاب میں شریک کر لیے جائیں گے) اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔“ (سورۃ الانفال: 25)
ادارۂ آبِ حیات ٹرسٹ لاہور

صوتی پیغامات

آیۃ الخیر مولانا قاری محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ

☼☼ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ☼☼

برادر ذی وقار حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب ! آپ نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات کے کامیاب انعقاد پر مجھ فقیر کے لیے جن خوبصورت اور عمدہ جذبات کا اظہار کیا ہے یہ یقیناً آپ کی مجھ ناچیز سے والہانہ محبت کا عکاس ہے، آپ نے جن کلمات کا اظہار فرمایا ان سے ہماری حوصلہ افزائی ہوئی ہے، پوری انتظامیہ کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے، آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ موجودہ حالات میں جب کہ ہر سو لاک ڈاؤن کا شور ہے، تمام چھوٹے بڑے ادارے بندش کا شکار ہیں، تعلیمی ادارے بند پڑے ہیں، ایسے حالات میں وفاق المدارس العربیہ کے سالانہ امتحانات کروانا بہت ہی مشکل کام تھا، لیکن آپ حضرات کی مخلصانہ دعاؤں اور اکابرین وفاق کی آہ سحر گائیوں کی بدولت یہ مشکل مرحلہ بھی ہم نے سر کر لیا، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں کامرانیوں سے نوازے، میں آخر میں آپ کی محبت کا پھر سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ماہ نامہ آب حیات پہلے باقاعدگی سے دفتر کے پتا پر پہنچتا تھا مگر عرصہ سے تشنگی ستا رہی ہے مگر آب حیات سے محرومی ہے، امید ہے پابندی سے روانہ کرتے رہیں گے۔ (وٹس ایپ صوتی پیغام)

(حضرت مولانا محمد زکریا عزیز حفظہ اللہ)

بن مولانا پیر عزیز الرحمان ہزارویؒ بانی دار العلوم زکریا اسلام آباد

حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب! اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے،، ہمیشہ میں آپ کے رسالے کو دیکھتا ہوں اور مجھے بہت خوشی ہوتی ہے، میں نے آپ کا ارسال کردہ رسالہ پڑھا، اس سے پہلے ایک اور ساتھی نے بھی آپ کا رسالہ مجھے بھیجا تھا۔

آپ نے حضرت اقدس پیر عزیز الرحمان صاحب نور اللہ مرقدہ پر اپنے رسالہ آب حیات میں جو مضمون لکھا ہے وہ بھی میں نے پڑھا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ آپ کو بہت جزائے خیر عطا فرمائے، اور ہم سب کو اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔

آپ کے دینی کام اور دینی کاوشوں کو دیکھ کر یقیناً دلی سکون اور راحت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ترقیوں سے نوازے، آپ کو مزید ہمت عطا فرمائے، صحت عطا فرمائے، اور دین کے لیے عمر دراز عطا فرمائے۔

حضرت! ہم دعاؤں کے محتاج ہیں، آپ ہمارے بڑے ہیں، ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں اور ہماری اصلاح کے لیے آپ ہمیں جس قسم کی رائے دیں ہم حاضر ہیں، یہی ہماری درخواست ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔

(صوتی پیغام وٹس ایپ)